باب چہارم

اَخلاق و آداب

اَخلاق و آداب
شکر و قناعت

تفصیلی سوالات

سوال 8: درج ذیل پر تفصیلی نوٹ لکھیں:

1. شکر و قناعت
2. امانت و دیانت
3. اخلاص و تقویٰ
4. پردہ پوشی

جواب:

شکر و قناعت

معنی و مفہوم:

شکر کا لغوی معنی احسان ماننا، قدر پہچاننا اور محسن کا احسان مانتے ہوئے اس کا صلہ ادا کرنا ہے۔

قناعت کا معنیٰ و مفہوم:

قناعت کا معنیٰ قسمت پر راضی رہنا ہے۔ اصطلاحی معنیٰ میں قناعت سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رزق دیا جا رہا ہے اس پر اس کا نفس راضی رہے۔

ارشادِ ربانی:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ

ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمھیں اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔

(سُوْرَۃُ ابراہیم: 7)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

کہ وہ انسان کامیاب و بامراد ہو گیا جو مسلمان ہو گیا اور اسے گزر بسر کے بقدر روزی ملی اور اللہ نے اسے جو دیا، اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔

(صحیح مسلم:1054)

شکر و قناعت:

قناعت کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ انسان اسباب کی تلاش ہی چھوڑ دے، بلکہ کوشش کرتا رہے اور محنت کے بعد جو مل جائے، اس پر راضی رہے۔ شکر اور قناعت دو ایسے عظیم اوصاف ہیں، جن سے متّصف ہو کر انسان اپنے پروردگار کے قریب ہو سکتا ہے اور خوشی سے زندگی گزار سکتا ہے۔

ناشکری کے متعلق حدیث:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص کو کوئی چیز ملے اور وہ اس کا تذکرہ کرے تو اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے اسے چھپایا تو اس نے ناشکری کی“

(سنن ابی داوٗد:4841)

LAST HOPE STUDY

شکر کا اجر:

ایک دوسرے مقام پر شکر کے اجر کے متعلق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے والا (اجر و ثواب میں) صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے"

(جامع ترمذی:2486)

شکر و قناعت کے معاشرتی فوائد

شکر و قناعت کے درج ذیل معاشرتی فوائد ہیں:

- شکر و قناعت اختیار کرنے والے انسان میں سے حرص اور لالچ جیسے جذبات ختم ہو جاتے ہیں۔
- لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں جس سے معاشرے میں امن و سکون جنم لیتا ہے۔
- شکر اور قناعت حسد اور رشوت جیسے برے کاموں سے بچاتا ہے۔
- شکر و قناعت کرنے والا شخص اطمینانِ قلب کی دولت سے مالا مال ہوتا ہے۔
- دولت کے حصول کے لیے کوئی ناجائز ذرائع استعمال نہیں کرتا۔
- شکر و قناعت معاشرے میں ہمدردی، اخوت اور بھائی چارے جیسی خصوصیات پیدا کرتا ہے۔

ناشکری کے نقصانات:

ناشکری کے درج ذیل نقصانات ہیں:

- اگر انسان شکر اور قناعت نہ کرے تو ہمہ وقت حصولِ دولت اور وسائل کے لیے کوشاں رہتا ہے۔
- جو اس کا دلی اطمینان چھین لیتا ہے
- روز بروز اس کی صحت خرابی کی طرف مائل ہوتی جاتی ہے
- راحت و سکون اس کی زندگی سے نکل جاتا ہے۔

عملی زندگی میں شکر گزار

انسان کو اللہ تعالٰی نے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ انسان کو ملنے والی ہر نعمت صرف اللہ تعالٰی کی عطا ہے اور اسے چاہیے کہ وہ دنیا کی نعمتوں پر غور و فکر کرتا رہے۔ اللہ تعالٰی نے ہمیں انسان اور مسلمان بنایا، اس نے ہمیں زندہ رہنے کے لیے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، جیسے ہوا، پانی، روشنی اور غذا وغیرہ۔ شکر گزار بننے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

شکر گزار بننے کا طریقہ:

عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان مال، حسن و جمال، رزق اور دیگر نعمتوں میں اپنے سے کم تر درجے والے کو دیکھے، تاکہ اسے احساس ہو کہ مجھے میرے ربّ نے زیادہ عطا کیا ہے۔ یہی جذبات اس کو شکر کی طرف لے آتے ہیں، شکر و قناعت سے ہی عبادت میں سکون ملتا ہے، ورنہ انسان لامحدود اور پُر تعیُّش سامانِ زندگی کے پیچھے دوڑ دوڑ کر خود کو تھکا دیتا ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا، اس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا" (جامع ترمذی:1955)

شکر کا بہترین اظہار:

انسانوں کے شکر کا بہترین طریقہ ان کی نیکی اور بھلائی کے جواب میں جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا کہنا ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے بھلائی کرنے والے سے جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا (اللہ تعالٰی کو بہتر بدلہ دے) کہا، اس نے اس کی پوری پوری تعریف کر دی۔ (جامع ترمذی:2035)

حاصلِ کلام:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ شکر گزاری کا عملی پیکر تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ سے شکر اور قناعت کی مختلف صورتوں اور طریقوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو جب بھی کوئی نعمت حاصل ہوئی تو آپ فوراً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال26: شکر و قناعت کا معنی و مفہوم لکھیں۔

جواب: **شکر و قناعت کا معنی و مفہوم**

شکر کا لغوی معنی احسان ماننا، قدر پہچاننا اور محسن کا احسان مانتے ہوئے اس کا صلہ ادا کرنا ہے۔ قناعت کا معنیٰ قسمت پر راضی رہنا ہے۔ اصطلاحی معنیٰ میں قناعت سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رزق دیا جارہا ہے اس پر اس کا نفس راضی رہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ

ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمھیں اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔

(سُوْرَةُ ابراہیم: 7)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کہ وہ انسان کامیاب و بامراد ہو گیا جو مسلمان ہو گیا اور اسے گزر بسر کے بقدر روزی ملی اور اللہ نے اسے جو دیا، اس پر قناعت کو توفیق بخشی۔ (صحیح مسلم:1054)

سوال27: شکر و قناعت اختیار نہ کرنے کے نقصانات لکھیں۔

جواب: **شکر و قناعت نہ کرنے کے نقصانات**

شکر و قناعت اختیار نہ کرنے والے کو درج ذیل نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے:

- اگر انسان شکر اور قناعت نہ کرے تو ہمہ وقت حصولِ دولت اور وسائل کے لیے کوشاں رہتا ہے۔
- اس کا دلی اطمینان چھن جاتا ہے۔
- روز بروز اس کی صحت خرابی کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔
- راحت و سکون اس کی زندگی سے نکل جاتا ہے۔

سوال28: حدیث مبارک کے مطابق نعمت کے حصول پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے کے لیے کیا اجر ہے؟

جواب: **حدیث مبارک**

شکر ادا کرنے والے کے متعلق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے والا (اجر و ثواب میں) صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے"

(جامع ترمذی:2486)

سوال29: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شکر گزاری کی ایک مثال تحریر کریں۔

جواب: **شکر گزاری کی مثال**

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ شکر گزاری کا عملی پیکر تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ سے شکر اور قناعت کی مختلف صورتوں اور طریقوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو جب بھی کوئی نعمت حاصل ہوئی تو آپ فوراً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

سوال30: لوگوں کا شکر ادا کرنے کی اہمیت پر ایک حدیث مبارک لکھیں۔

جواب: **شکر ادا کرنے کی اہمیت**

اللہ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے محسن اور خیر خواہ دوستوں اور رشتہ داروں کا بھی شکر ادا کریں۔ کیونکہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اُس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا۔"

(جامع ترمذی:1955)

سوال 31: عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:

شکر گزار بننے کا طریقہ

عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان مال، حسن و جمال، رزق اور دیگر نعمتوں میں اپنے سے کم تر درجے والے کو دیکھے، تاکہ اسے احساس ہو کہ مجھے میرے ربّ نے زیادہ عطا کیا ہے۔ یہی جذبات اس کو شکر کی طرف لے آتے ہیں، شکر و قناعت سے ہی عبادت میں سکون ملتا ہے، ورنہ انسان لا محدود اور پُر تعیُّش سامانِ زندگی کے پیچھے دوڑ دوڑ کر خود کو تھکا دیتا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

35۔ **شکر کا لغوی معنٰی ہے:**

(A) احسان ماننا (B) خرچ کرنا (C) تلاش کرنا (D) طلب کرنا

36۔ **قناعت سے مراد ہے کہ انسان کو جو رزق ملے:**

(A) اس پر راضی رہے (B) اس کو کم سمجھے
(C) اس میں کثرت سے خرچ کرے (D) اس میں کنجوسی کرے

37۔ **اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے کہنا چاہیے:**

(A) اَللّٰهُ اَكْبَرْ (B) سُبْحَانَ اللهِ (C) لَااِلٰهَ اِلَّااللهُ (D) اَلْحَمْدُلِلهِ

38۔ **کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والے کا اجر برابر ہے:**

(A) روزے دار کے (B) مجاہد کے (C) مسافر کے (D) سخی کے

39۔ **بھلائی کرنے والے شخص کو جواب میں کہنا چاہیے:**

(A) اَلْحَمْدُلِلهِ (B) جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا (C) يَرْحَمُكَ الله (D) اَللّٰهُ اَكْبَرْ

40۔ **قناعت کے معنی ہیں:**

(A) پہچاننا (B) خرچ کرنا (C) تلاش کرنا (D) قسمت پر راضی رہنا

41۔ **اگر تم _______ کرو گے تو یقیناً میں تمہیں اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔**

(A) شکر (B) خرچ (C) تلاش (D) طلب

42۔ **کون لوگ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے؟**

(A) جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتے (B) جو قسمت پر راضی نہیں رہتے
(C) جو تلاش کرتے ہیں (D) جو طنز کرتے ہیں

امانت و دیانت

امانت و دیانت

معنی و مفہوم:

امانت و دیانت سے مراد کسی بھی شے اور کام کو اس کے درست تقاضوں کے مطابق انجام دینا ہے۔ امانت و دیانت کا تعلق صرف مال سے نہیں ہے، بلکہ اسلام میں اس کا تصور نہایت وسیع ہے اور امانت و دیانت کا تعلق زندگی کے ہر شعبے سے ہے۔

سب سے بڑی امانت داری:

سب سے بڑی امانت داری خالقِ کائنات سے انسانوں کا وہ عہد ہے جس کی پاسداری کے لیے انسان کو دنیا میں بھیجا گیا ہے، باقی تمام امانتیں اسی بنیادی تصور سے وابستہ ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائی بھی ان میں داخل ہیں۔

ارشادِ ربانی:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا

ترجمہ: ”بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے حق داروں کے سپرد کرو۔“

(سُوْرَۃُ النّساء: 58)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ

ترجمہ: ”اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت پوری نہیں کرتا۔“

(مسند احمد: 5140)

امانتوں کی ادائیگی:

امانتوں کی ادائی کا سلسلہ حکمران وقت سے شروع ہو کر ایک خادم تک آتا ہے، حکمران اپنے فرائض ادا کریں، رعایا کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کریں، عدل قائم کریں اور عہدہ و منصب، اہل لوگوں کے سپرد کریں، علماء دین لوگوں کو پہنچانے کی امانت ادا کریں، مال دار اور اَغنیا اپنے اَموال میں سے غربا و مساکین کی معاونت کا فریضہ ادا کریں، لوگ دفاتر میں اپنے اوقات کی پابندی کریں، یہ سب امانت و دیانت کی صورتیں ہیں۔

امانت کا تقاضا:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

”امانت کا تقاضا یہ ہے کہ جس کی امانت ہے، اس کو ادا کر دی جائے اور جو خیانت کرے، اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کی جائے۔“

(جامع ترمذی: 1264)

امانت کا پیکر:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ امانت داری کا پیکر تھے، اس لیے کافر اور مشرک بھی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے۔

حضرت علی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ:

ہجرتِ مدینہ کی رات اہلِ مکّہ کی امانتیں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس تھیں جو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی المرتضیٰ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے حوالے کیں اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

نبی کی صفات:

ایک مرتبہ ہِرَقْل (روم کے بادشاہ) نے ابوسفیان (جو ابھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے) سے سوال کیا کہ مکّہ مکرّمہ میں جو شخص نبوّت کے دعوے دار ہیں وہ تمھیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ تو ابوسفیان نے گواہی دی کہ وہ نماز، سچائی، پاک دامنی، ایفائے عہد اور امانت ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں، ہرقل نے کہا کہ یہ باتیں نبی ہی کی صفات ہو سکتی ہیں۔ (صحیح بخاری: 2681)

امانت کی اقسام

زندگی ایک امانت:

انسان کی زندگی ایک بہت بڑی امانت ہے، اسی وجہ سے اپنی زندگی کو بھی ختم کرنے کا اختیار انسان کے پاس نہیں ہے۔ اپنے جسم کو جان بوجھ کر کسی قسم کا نقصان پہنچانا حرام ہے۔

خاندان کا سربراہ بطور امانت دار:

اسلام میں ہر شخص کو اس کے دائرہ کار میں امانتیں سونپی گئی ہیں۔ خواہ وہ خاندان کا سربراہ ہو، غرض سب سے ان کی امانتوں سے متعلق پوچھا جائے گا۔

رازداری امانت:

کسی کے راز کو افشانہ کرنا بھی امانت داری ہے۔

مشورہ بھی امانت:

مشورہ بھی امانت ہوتا ہے، لہٰذا ہمیشہ کسی کو اچھا مشورہ دینا چاہیے

مال کی امانت:

اگر کوئی شخص کسی کے پاس کوئی چیز امانت رکھواتا ہے تو امین اس امانت کو استعمال نہیں کر سکتا۔

مجلس کی باتوں کی امانت:

مجلس میں جو بات کہی جائے، وہ اس مجلس کی امانت ہے۔ اہل مجلس کی اجازت کے بغیر مجلس کی باتوں کو دوسروں سے بیان کرنا اور پھیلانا جائز نہیں، رسولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جب کوئی شخص کسی سے کوئی بات کہے، پھر وہ چلا جائے، تو وہ بات سننے والے کے نزدیک امانت ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے، کسی کے سامنے وہ بات اس کی اجازت اور مرضی کے بغیر بیان نہ کرے، اگر بیان کر دے تو خیانت ہو گی۔ (جامع ترمذی:1909)

امانت داری کے فوائد:

اگر انسان ایک دوسرے کے ساتھ امانت و دیانت والے معاملات کرتے رہیں گے تو معاشرہ پرسکون رہے گا، لوگوں میں اعتماد کی فضا بحال رہے گی، بددیانتی اور دھوکا دہی سے انسانی معاشروں میں بداعتمادی اور انتشار جیسے منفی رجحانات فروغ پاتے ہیں اور انسان کی تخلیق کے مقاصد فوت ہو جاتے ہیں اور انسان نہ صرف اشرف المخلوقات کے عظیم مرتبے سے نیچے گر جاتا ہے، بلکہ جنت جیسی دائمی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

حاصلِ کلام:

اگر انسان ایک دوسرے کے ساتھ امانت و دیانت والے معاملات کرتے رہیں گے تو معاشرہ پرسکون رہے گا، لوگوں میں اعتماد کی فضا بحال رہے گی، بددیانتی اور دھوکا دہی سے انسانی معاشروں میں بداعتمادی اور انتشار جیسے منفی رجحانات فروغ پاتے ہیں اور انسان کی تخلیق کے مقاصد فوت ہو جاتے ہیں اور انسان نہ صرف اشرف المخلوقات کے عظیم مرتبے سے نیچے گر جاتا ہے، بلکہ جنت جیسی دائمی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: امانت داری سے کیا مراد ہے؟

جواب: **امانت داری**

امانت و دیانت سے مراد کسی بھی شے اور کام کو اس کے درست تقاضوں کے مطابق انجام دینا ہے۔ امانت و دیانت کا تعلق صرف مال سے نہیں ہے، بلکہ اسلام میں اس کا تصور نہایت وسیع ہے اور امانت و دیانت کا تعلق زندگی کے ہر شعبے سے ہے۔ سب سے بڑی امانت داری خالق کائنات سے انسانوں کا عہد ہے جس کی پاسداری کے لیے انسان کو دنیا میں بھیجا گیا ہے، باقی تمام امانتیں اسی بنیادی تصور سے وابستہ ہیں۔

سوال2: قرآن مجید کی آیتِ کریمہ کی روشنی میں امانت کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: **امانت کی اہمیت**

قرآن مجید میں امانت کی اہمیت کے متعلق اللہ تعالٰی ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ اللهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا

ترجمہ: ”بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے حق داروں کے سپرد کرو۔“

(سُوْرَةُ النّساء: 58)

سوال3: حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہرقل کے دربار میں کیا جواب دیا؟

جواب: **ابوسفیان کا جواب**

ایک مرتبہ ہِرَقْل (روم کے بادشاہ) نے ابوسفیان (جو ابھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے) سے سوال کیا کہ مکّہ مکرّمہ میں جو شخص نبوّت کے دعوے دار ہیں وہ تمھیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ تو ابوسفیان نے گواہی دی کہ وہ نماز، سچائی، پاک دامنی، ایفائے عہد اور امانت ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں، ہرقل نے کہا کہ یہ باتیں نبی ہی کی صفات ہو سکتی ہیں۔ (صحیح بخاری:2681)

سوال4: بددیانتی اور دھوکا دہی کے کوئی سے دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب: **بد دیانتی اور دھوکا دہی کے نقصانات**

بد دیانتی اور دھوکا دہی کے نقصانات درج ذیل ہیں:

- بد دیانتی اور دھوکا دہی سے انسانی معاشروں میں بد اعتمادی اور انتشار جیسے منفی رجحانات فروغ پاتے ہیں۔
- اور انسان کی تخلیق کے مقاصد فوت ہو جاتے ہیں۔
- انسان نہ صرف اشرف المخلوقات کے عظیم مرتبے سے نیچے گر جاتا ہے، بلکہ جنت جیسی دائمی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

سوال5: امانتوں کی ادائیگی کے سلسلے میں افرادِ معاشرہ کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟

جواب: **افرادِ معاشرہ کی ذمہ داریاں**

اگر انسان ایک دوسرے کے ساتھ امانت و دیانت والے معاملات کرتے رہیں گے تو معاشرہ پر سکون رہے گا، لوگوں میں اعتماد کی فضا بحال رہے گی ہمیں چاہیے کہ ہم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امانت و دیانت کو اپنائیں، تا کہ ہمارا معاشرہ ایک اسلامی اور فلاحی معاشرہ بن سکے اور ہم دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ امانت و دیانت کا تعلق ہے:
(A) مالی معاملات سے (B) ملازمت سے (C) تجارت سے (D) زندگی کے ہر شعبے سے

2۔ ہجرتِ مدینہ کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس امانتیں موجود تھیں:
(A) کفّارِ مکّہ کی (B) اہل مدینہ کی (C) یہود کی (D) اہل طائف کی

3۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے کفارِ مکّہ کو امانتیں واپس لوٹائیں:
(A) حضرت علی رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے (B) حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے
(C) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا نے (D) حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے

4۔ کسی کے راز کی حفاظت کرنا کہلاتا ہے:
(A) امانت داری (B) صلہ رحمی (C) کفایت شعاری (D) عفوو درگزر

5۔ حدیثِ مبارک کے مطابق مجلس میں کی گئی بات ہے:
(A) امانت (B) فیصلہ کن بات (C) آخری بات (D) نہ بھولنے والی بات

6۔ اُس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو پوری نہیں کرتا:
(A) قسم (B) امانت (C) احسان (D) شکر

7۔ بے شک اللہ تعالٰی تمہیں حکم دیتا ہے کہ حقداروں کے سپرد کرو:
(A) اُن کا مال (B) اُن کی اولاد (C) اُن کی امانتیں (D) اُن کی عزت

8۔ ہرقل کے دربار میں نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سچائی اور ایمانداری کی گواہی کس نے دی؟
(A) حضرت ابوسفیان رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ (B) حضرت جعفر رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ
(C) حضرت علی رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ (D) حضرت عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

9۔ اپنے جسم کو جان بوجھ کر نقصان پہنچانا ہے:
(A) حرام (B) حلال (C) مکروہ (D) ناپسندیدہ

10۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی شامل ہے:
(A) حسد میں (B) امانت میں (C) شکر میں (D) تکبر میں

اخلاص و تقویٰ

اخلاص کا معنی و مفہوم:

اخلاص کا معنی ہے: خالص بنانا، صاف کرنا۔ اخلاص سے مراد ہر عمل کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ قرآن مجید میں اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔ نیکی کی قبولیت کی پہلی شرط اخلاص یعنی اس نیکی کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ نیت کی درستی اتنی اہم چیز ہے کہ اس کے بغیر انسان کا کوئی عمل بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم جو بھی کریں اسی کی رضا کے لیے کریں۔

ارشادِ باری تعالیٰ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور انھیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے بالکل یک سو ہو کر۔

(سورۃ البینۃ:5)

حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

ترجمہ: تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(صحیح بخاری:1)

تقویٰ کا معنی و مفہوم:

تقویٰ کا لفظی معنیٰ ہے: ڈرنا، پرہیز گاری اختیار کرنا۔ تقویٰ انسان کے دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے اسے نیکی پر آمادہ کرتی ہے اور گناہ سے روکتی ہے۔

تقویٰ کی اہمیت ازروئے قرآن:

تقویٰ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار مقامات پر ایمان والوں کو خطاب کر کے تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ قرآن مجید میں عزت و شرافت کا معیار تقویٰ کو قرار دیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ط

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہو۔

(سورۃ الحجرات:13)

تقویٰ کا اصل مقام:

حضور خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تقویٰ کا اصل مقام دل کو قرار دیا۔ گویا اگر دل میں تقویٰ ہے تو انسان کے اعمال بھی درست ہوں گے اور اگر دل تقویٰ کی دولت سے محروم ہے تو اعمال بھی بگاڑ کا شکار ہو جائیں گے۔ جب انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ اخلاص نیت کی صورت میں نکلتا ہے۔

اخلاص و تقویٰ اور اسوۂ حسنہ

سیرت طیبہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا خلاصہ:

حضور خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ ہمیں اخلاص و تقویٰ کا درس دیتی ہے۔ گویا اخلاص و تقویٰ آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کا نچوڑ اور خلاصہ ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اور تقویٰ پر مبنی ہوتا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرتے تھے۔

آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو سرداری کی پیشکش:

اہل مکہ نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مال و دولت اور سرداری کی پیش کش بھی کی۔ لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ان تمام چیزوں کو ٹھکرا دیا تو اہل مکہ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابو طالب سے کہا کہ وہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اسلام کی تبلیغ سے روکیں۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا نے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے اس بارے میں بات کی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اُن سے فرمایا:

”اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں، پھر بھی میں اپنا کام جاری رکھوں گا۔“

آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے تقویٰ کا عالم:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بعض اوقات اتنی عبادت کرتے تھے کہ پاؤں مبارک میں ورم آجاتا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر نماز کے بعد استغفار فرماتے تھے اور دن میں کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا فرماتے تھے، حالانکہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ معصوم عن الخطا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مغفرت کا اعلان فرما رکھا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا یہ استغفار فرمانا دراصل اپنی امت کی تعلیم کے لیے تھا۔

آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے توکل کا واقعہ:

ایک غزوے کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ایک جگہ دوپہر کے وقت ایک درخت کے سائے میں آرام فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک دشمن ادھر آنکلا، آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تلوار درخت سے لٹکی ہوئی تھی، اس نے تلوار پر قبضہ کر لیا اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو جگایا اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے کہا کہ اب تمھیں کون بچا سکتا ہے؟ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اطمینان سے جواب دیا کہ مجھے بچانے والا اللہ ہے۔ یہ جواب آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس اعتماد اور بھروسے کے ساتھ دیا کہ دشمن پر لرزہ طاری ہو گیا۔ اس حالت میں تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی، اب تلوار نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ہاتھ میں تھی، آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تلوار اٹھا کر فرمایا کہ تمھیں اب کون بچا سکتا ہے؟ اس شخص کے پاس کوئی جواب نہیں تھا، آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسے معاف کر دیا۔ اس شخص نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حسنِ سلوک کو دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔

اخلاص و تقویٰ کے فائدے:

اخلاص و تقویٰ کے درج ذیل فائدے ہیں:

- اخلاص و تقویٰ اختیار کرنے سے اعمال قبول بھی ہوں گے
- ان کی لذت میں بھی اضافہ ہو گا۔
- جب انسان نیکی کا عمل اخلاص کے ساتھ اور تقویٰ کی صفت اختیار کر کے کرتا ہے تو اُس کے لیے نیکی کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

اخلاص و تقویٰ اختیار نہ کرنے کے نقصانات:

اخلاص و تقویٰ اختیار نہ کرنے کے درج ذیل نقصانات ہیں:

- جب کوئی نیکی لوگوں کو دکھانے کے لیے کی جاتی ہے تو وہ مشکل لگتی ہے۔
- اُس کی لذت ختم ہو جاتی ہے۔
- جو لوگوں کو دکھانے کے لیے نیکی کرتا ہے تو ایک دن لوگوں کے سامنے بھی اس کی حقیقت آشکار ہو جائے گی۔
- وہ آخرت میں بھی ذلیل و رسوا ہو گا۔

حاصلِ کلام:

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اخلاص و تقویٰ کا پیکر تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ کا ہر لمحہ ان صفات کا مظہر تھا۔ حضور خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا امتی ہونے کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم بھی اپنے اندر اخلاص و تقویٰ کی خوبیاں پیدا کریں۔ ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کریں۔

مختصر سوالات

سوال1: اِخلاص کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: **اخلاص کا مفہوم**

اخلاص کا معنی ہے: خالص بنانا، صاف کرنا۔ اخلاص سے مراد ہر عمل کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ قرآن مجید میں اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔ نیکی کی قبولیت کی پہلی شرط اخلاص یعنی اس نیکی کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ نیت کی درستی اتنی اہم چیز ہے کہ اس کے بغیر انسان کا کوئی عمل بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم جو بھی کریں اسی کی رضا کے لیے کریں۔

سوال2: تقویٰ کے مفہوم پر روشنی ڈالیں۔

جواب: **تقویٰ کا مفہوم**

تقویٰ کا لفظی معنیٰ ہے: ڈرنا، پرہیز گاری اختیار کرنا۔ تقویٰ انسان کے دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے اسے نیکی پر آمادہ کرتی ہے اور گناہ سے روکتی ہے۔

سوال3: اِخلاص و تقویٰ کے بارے میں ایک قرآنی آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **آیت مبارکہ کا ترجمہ**

اخلاص و تقویٰ کے بارے میں قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور انھیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے بالکل یک سو ہو کر۔ (سورۃ البینۃ:5)

سوال4: اِخلاص و تقویٰ کے بارے میں ایک حدیثِ مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **حدیثِ مبارکہ**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اخلاص و تقویٰ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

ترجمہ: تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ (صحیح بخاری:1)

سوال5: رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اِخلاص و تقویٰ کی ایک مثال ذکر کریں۔

جواب: **رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاص و تقویٰ کی مثال**

اہل مکہ نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مال و دولت اور سرداری کی پیش کش بھی کی۔ لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اِن تمام چیزوں کو ٹھکرا دیا تو اہل مکہ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابو طالب سے کہا کہ وہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اسلام کی تبلیغ سے روکیں۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے اس بارے میں بات کی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن سے فرمایا:

"اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں، پھر بھی میں اپنا کام جاری رکھوں گا۔"

سوال6: اخلاص و تقویٰ کے فائدے بتائیں۔

جواب: **اخلاص و تقویٰ کے فائدے**

اخلاص و تقویٰ کے درج ذیل فائدے ہیں:

- اخلاص و تقویٰ اختیار کرنے سے اعمال قبول بھی ہوں گے
- ان کی لذت میں بھی اضافہ ہو گا۔
- جب انسان نیکی کا عمل اخلاص کے ساتھ اور تقویٰ کی صفت اختیار کر کے کرتا ہے تو اُس کے لیے نیکی کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

سوال7: اخلاص و تقویٰ اختیار نہ کرنے کے نقصانات بتائیں۔

جواب: **اخلاص و تقویٰ اختیار نہ کرنے کے نقصانات**

اخلاص و تقویٰ اختیار نہ کرنے کے درج ذیل نقصانات ہیں:

- جب کوئی نیکی لوگوں کو دکھانے کے لیے کی جاتی ہے تو وہ مشکل لگتی ہے۔

- اُس کی لذت ختم ہو جاتی ہے۔
- جو لوگوں کو دکھانے کے لیے نیکی کرتا ہے تو ایک دن لوگوں کے سامنے بھی اس کی حقیقت آشکار ہو جائے گی۔
- وہ آخرت میں بھی ذلیل و رسوا ہو گا۔

سوال8: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تقویٰ کا اصل مقام کسے قرار دیا ہے؟

جواب: **تقویٰ کا اصل مقام**

حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تقویٰ کا اصل مقام دل کو قرار دیا۔ گویا اگر دل میں تقویٰ ہے تو انسان کے اعمال بھی درست ہوں گے اور اگر دل تقویٰ کی دولت سے محروم ہے تو اعمال بھی بگاڑ کا شکار ہو جائیں گے۔ جب انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ اخلاص نیت کی صورت میں نکلتا ہے۔

سوال9: قرآن مجید میں عزت و شرافت کا معیار کسے قرار دیا گیا ہے؟

جواب: **عزت و شرافت کا معیار**

قرآن مجید میں عزت و شرافت کا معیار تقویٰ کو قرار دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہو۔

(سورۃ الحجرات:13)

سوال10: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کا نچوڑ اور خلاصہ کیا ہے؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کا خلاصہ**

حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ ہمیں اخلاص و تقویٰ کا درس دیتی ہے۔ گویا اخلاص و تقویٰ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کا نچوڑ اور خلاصہ ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اور تقویٰ پر مبنی ہوتا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرتے تھے۔

سوال11: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عبادت گزاری اور استغفار کی مثال دیں۔

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عبادت گزاری**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ بعض اوقات اتنی عبادت کرتے تھے کہ پاؤں مبارک میں ورم آ جاتا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر نماز کے بعد استغفار فرماتے تھے اور دن میں کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا فرماتے تھے، حالانکہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ معصوم عن الخطا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مغفرت کا اعلان فرما رکھا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ استغفار فرمانا دراصل اپنی امت کی تعلیم کے لیے تھا۔

سوال12: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اللہ پر توکل کا واقعہ بیان کریں۔

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اللہ تعالیٰ پر توکل**

ایک غزوے کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ایک جگہ دوپہر کے وقت ایک درخت کے سائے میں آرام فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک دشمن ادھر آ نکلا، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تلوار درخت سے لٹکی ہوئی تھی، اس نے تلوار پر قبضہ کر لیا اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جگایا اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا کہ اب تمھیں کون بچا سکتا ہے؟ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اطمینان سے جواب دیا کہ مجھے بچانے والا اللہ ہے۔ یہ جواب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس اعتماد اور بھروسے کے ساتھ دیا کہ دشمن پر لرزہ طاری ہو گیا۔ اس حالت میں تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی، اب تلوار نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہاتھ میں تھی، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تلوار اٹھا کر فرمایا کہ تمھیں اب کون بچا سکتا ہے؟ اس شخص کے پاس کوئی جواب نہیں تھا، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے معاف کر دیا۔ اس شخص نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حسنِ سلوک کو دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عزت والا ہے:**

(A) زیادہ دولت والا (B) زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا (C) زیادہ حسن والا (D) زیادہ شہرت والا

2۔ **تمام اعمال کا دارومدار ہے:**

(A) علم پر (B) نیت پر (C) صحت پر (D) جوانی پر

3۔ **اخلاص کا معنیٰ ہے:**

(A) علم پر (B) نیت پر (C) صحت پر (D) جوانی

4۔ **اِخلاص لازمی نتیجہ ہے:**

(A) بزرگی کا (B) تقویٰ کا (C) کثرتِ عبادت کا (D) علم و دانش کا

5۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تقویٰ ک اصل مقام قرار دیا:**

(A) سوچ کو (B) دماغ کو (C) زبان کو (D) دل کو

6۔ **ہر عمل کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے:**

(A) اخلاص (B) تقویٰ (C) سچائی (D) دیانت داری

7۔ **نیکی کی قبولیت کی پہلی شرط ہے:**

(A) تقویٰ (B) اخلاص (C) سچائی (D) دیانت داری

8۔ **اس کے بغیر انسان کا کوئی عمل بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہو سکتا:**

(A) اخلاص (B) تقویٰ (C) نیت (D) دیانت داری

9۔ **تقویٰ کا لفظی معنیٰ ہے:**

(A) ڈرنا/پرہیز گاری (B) نیت (C) اخلاص (D) دیانت داری

10۔ **تقویٰ انسان کے دل کی اس کیفیت کا نام ہے:**

(A) جو اللہ کے ڈر سے پیدا ہو (B) جو اللہ کی محبت سے پیدا ہو

(C) جو نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ڈر سے پیدا ہو (D) جو نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت سے پیدا ہو

11۔ **قرآن مجید میں عزت و شرافت کا معیار قرار دیا گیا ہے:**

(A) اخلاص (B) تقویٰ (C) سچائی (D) دیانت داری

12۔ **آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کا نچوڑ اور خلاصہ ہے:**

(A) ایثار و ہمدردی (B) محبت و شفقت (C) اخلاص و تقویٰ (D) دیانت داری

13۔ **اہلِ مکہ نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو پیشکش کی:**

(A) سرداری کی (B) جاہ و جلال کی (C) عہدہ منصب کی (D) حاکم کی

14۔ **اہلِ مکہ نے کس کو کہا کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اسلام کی تبلیغ سے روکیں:**

(A) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (B) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(C) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (D) حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

15۔ **حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کیا رشتہ تھا؟**

(A) بھائی (B) دوست (C) چچا (D) کزن

16۔ **آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر نماز کے بعد فرماتے تھے:**

(A) دُعا (B) استغفار (C) توبہ (D) کلمہ

LAST HOPE STUDY

17۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے اعلان فرمار کھا ہے:
(A) مغفرت کا (B) تقویٰ کا (C) سچائی کا (D) دیانت داری کا

18۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ تھے:
(A) معصوم عن الخطاء (B) صادق (C) امین (D) دیانت دار

19۔ اخلاص و تقویٰ اختیار کرنے سے قبول ہوں گے:
(A) مال و دولت (B) اعمال (C) علم (D) صدقات

20۔ نیکی کی لذت ختم ہو جاتی ہے:
(A) اخلاص (B) تقویٰ (C) سچائی (D) دکھاوا کرنے سے

پردہ پوشی

پردہ پوشی

معنی و مفہوم:

پردہ پوشی کا معنی ہے: کسی کے عیبوں پر پردہ ڈالنا۔ دین اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم کسی کے عیب جاننے کی کوشش نہ کریں۔ اگر ہمیں کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپانے کی کوشش کریں، نہ اس شخص کو طعنہ دیں اور نہ اس پر طنز کریں۔

ارشادِ ربانی:

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں لوگوں کے عیب تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوۡا

ترجمہ: اور نہ (کسی کے متعلق) جاسوسی کرو۔

(سورۃ الحجرات:12)

اسی طرح کسی کے عیب اچھالنے اور اسے طعنہ دینے کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے۔ پردہ پوشی کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنے کو بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جو شخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے، اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔"

(صحیح بخاری:2442)

اجتماعی جرم:

اگر کسی نے کسی دوسرے شخص کا کوئی بُرا کام دیکھ ہی لیا ہے تو اسے خاموش رہنا چاہیے اور دوسروں تک پہنچانے سے گریز کرنا چاہیے لیکن اگر وہ ایسا اجتماعی جرم ہے جس سے معاشرے کے افراد کا انفرادی یا اجتماعی نقصان ہو رہا ہو تو اجتماعی مفاد کا خیال رکھتے ہوئے متعلقہ لوگوں کو آگاہ کر دینے کو بھی اسلام قدر اور تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

اپنے عیب چھپانا:

پردہ پوشی صرف دوسرے شخص کے عیب ہی کی نہیں ہوتی بلکہ انسان کو خود اپنے عیب چھپانا بھی پردہ پوشی میں شامل ہے۔

گناہوں کا اعلان کرنے والے:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"میری تمام امت کو (گناہوں پر) معافی ملے گی سوائے ان لوگوں کے جو (اپنے گناہوں) کا اعلان کرنے والے ہیں کہ بندہ رات کو ایک کام کرے، پھر صبح ہو تو اللہ نے اس کا پردہ رکھا ہو اور وہ خود کہے کہ اے فلاں! میں نے پچھلی رات ایسا ایسا کام کیا، حالاں کہ اس نے رات گزار دی، اس کے رب نے اس پر پردہ ڈالے رکھا اور وہ صبح کرتا ہے تو اپنے رب کا ڈالا ہوا پردہ اتار دیتا ہے"۔ (صحیح بخاری:6069)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اندازِ اصلاح:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب لوگوں کی اصلاح فرماتے تو دوسرے شخص کا نام لیے بغیر اشارے سے بات فرما دیتے تھے۔ بعض اوقات فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس طرح کہتے ہیں اور اس، اس طرح کرتے ہیں۔ لوگ اتنی بات سے ہی اپنی اصلاح کر لیتے تھے۔

عیب تلاش کرنے والے کے لیے تنبیہ:

ایک مرتبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ منبر پر تشریف لائے بلند آواز سے لوگوں کو پکارا اور ارشاد فرمایا:

"مسلمانوں کو تکلیف مت دو، ان کو عار مت دلاؤ اور ان کے عیب تلاش نہ کرو، اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرتا ہے اور اللہ جس کے عیب تلاش کرتا ہے اسے رُسوا اور ذلیل کر دیتا ہے۔" (جامع ترمذی:2032)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بوڑھے شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ شراب پیتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا یہ عیب کسی کو نہ بتایا۔ پھر کچھ عرصے بعد وہ شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے بتایا کہ میں اس عمل سے توبہ کر چکا ہوں اور شراب چھوڑ دی ہے۔

میڈیا کا کردار:

دورِ حاضر کے جدید میڈیا پر عموماً پردہ پوشی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ جو چیز انسان دیکھتا ہے اس کو بغیر تحقیق کے اور پردہ پوشی کی تعلیمات کو نظر انداز کرتے ہوئے فوراً دوسرے لوگوں اور گروپوں میں پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس طرح وہ دو طرح کے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ ایک گناہ جھوٹی خبر پھیلانے کا اور دوسرا گناہ دوسروں کے عیب اچھالنے کا۔ موبائل اور باہمی رابطہ کے جدید ذرائع پر دہ پوشی کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ یہ چیزیں ہمارے لیے رحمت بنی رہیں، زحمت نہ بنیں۔

پردہ پوشی نہ کرنے کے نقصانات:

پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے بہت سے دُنیوی اور اخروی نقصانات ہیں:

- اس سے معاشرے میں بے چینی بڑھتی ہے۔
- نفرت بڑھنے کے ساتھ ساتھ دُشمنی کی فضا پروان چڑھتی ہے۔
- جب برائی کی باتوں اور عیبوں کو اچھالا جائے تو برائیاں پھیلتی ہیں۔

پردہ پوشی اختیار کرنے کے فائدے:

پردہ پوشی اختیار کرنے کے درج ذیل فائدے ہیں:

- جب برائیوں کے تذکرے مٹ جائیں تو برائیاں بھی مٹ جاتی ہیں۔
- اگر دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کی جائے تو باہمی یقین اور تعاون کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔

حاصل کلام:

جب اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی فرما کر ہمیں معاف کر دیتا ہے تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم دوسروں کے گناہوں اور عیبوں پر پردہ ڈالیں اور معاف کر دیں تاکہ معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے اور باہمی اخوت و محبت کے جذبات پروان چڑھ سکیں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: پردہ پوشی کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: **پردہ پوشی کا مفہوم**

پردہ پوشی کا معنی ہے: کسی کے عیبوں پر پردہ ڈالنا۔ دین اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم کسی کے عیب جاننے کی کوشش نہ کریں۔ اگر ہمیں کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپانے کی کوشش کریں، نہ اس شخص کو طعنہ دیں اور نہ اس پر طنز کریں۔

سوال2: پردہ پوشی کے بارے میں ایک قرآنی آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **قرآنی آیت کا ترجمہ**

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں لوگوں کے عیب تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوۡا

ترجمہ: اور نہ (کسی کے متعلق) جاسوسی کرو۔ (سورۃ الحجرات:12)

سوال3: پردہ پوشی کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنے کو بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جو شخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے، اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔"

(صحیح بخاری:2442)

سوال4: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پردہ پوشی کا حکم کیسے پورا کیا؟

جواب: **حضرعمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بوڑھے شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ شراب پیتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا یہ عیب کسی کو نہ بتایا۔ پھر کچھ عرصے بعد وہ شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے بتایا کہ میں اس عمل سے توبہ کر چکا ہوں اور شراب چھوڑ دی ہے۔

سوال5: پردہ پوشی کے حوالے سے دورِ حاضر میں میڈیا کا کیا کردار ہے؟

جواب: **میڈیا کا کردار**

دورِ حاضر کے جدید میڈیا پر عموماً پردہ پوشی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ جو چیز انسان دیکھتا ہے اس کو بغیر تحقیق کے اور پردہ پوشی کی تعلیمات کو نظر انداز کرتے ہوئے فوراً دوسرے لوگوں اور گروہوں میں پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس طرح وہ دو طرح کے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ ایک گناہ جھوٹی خبر پھیلانے کا اور دوسرا گناہ دوسروں کے عیب اچھالنے کا۔ موبائل اور باہمی رابطہ کے جدید ذرائع پر پردہ پوشی کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ یہ چیزیں ہمارے لیے رحمت بنی رہیں، زحمت نہ بنیں۔

سوال6: اپنے گناہوں کے اعلان کرنے والے کے متعلق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **گناہ کا اعلان کرنا**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"میری تمام امت کو (گناہوں پر) معافی ملے گی سوائے ان لوگوں کے جو (اپنے گناہوں) کا اعلان کرنے والے ہیں کہ بندہ رات کو ایک کام کرے، پھر صبح ہو تو اللہ نے اس کا پردہ رکھا ہو اور وہ خود کہے کہ اے فلاں! میں نے پچھلی رات ایسا ایسا کام کیا، حالاں کہ اس نے رات گزار دی، اس کے رب نے اس پر پردہ ڈالے رکھا اور وہ صبح کرتا ہے تو اپنے رب کا ڈالا ہوا پردہ اتار دیتا ہے"۔ (صحیح بخاری:6069)

سوال7: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اصلاح کا کیا طریقہ تھا؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اندازِ اصلاح**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب لوگوں کی اصلاح فرماتے تو دوسرے شخص کا نام لیے بغیر اشارے سے بات فرما دیتے تھے۔ بعض اوقات فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس طرح کہتے ہیں اور اس، اس طرح کرتے ہیں۔ لوگ اتنی بات سے ہی اپنی اصلاح کر لیتے تھے۔

سوال8: مسلمانوں کے عیب تلاش کرنے والے کو کیا تنبیہ کی گئی ہے؟

جواب: **عیب تلاش کرنے والے کو تنبیہ**

ایک مرتبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ منبر پر تشریف لائے بلند آواز سے لوگوں کو پکارا اور ارشاد فرمایا:

"مسلمانوں کو تکلیف مت دو، ان کو عار مت دلاؤ اور ان کے عیب تلاش نہ کرو، اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرتا ہے اور اللہ جس کے عیب تلاش کرتا ہے اسے رُسوا اور ذلیل کر دیتا ہے۔" (جامع ترمذی:2032)

سوال9: پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے کیا نقصانات ہیں؟

جواب: **پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے نقصانات**

پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے بہت سے دُنیوی اور اخروی نقصانات ہیں:

- اس سے معاشرے میں بے چینی بڑھتی ہے۔
- نفرت بڑھنے کے ساتھ ساتھ دُشمنی کی فضا پروان چڑھتی ہے۔
- جب برائی کی باتوں اور عیبوں کو اچھالا جائے تو برائیاں پھیلتی ہیں۔

سوال10: پردہ پوشی اختیار کرنے کے کیا فائدے ہیں؟

جواب:

پردہ پوشی اختیار کرنے کے فائدے

پردہ پوشی اختیار کرنے کے درج ذیل فائدے ہیں:

- جب برائیوں کے تذکرے مٹ جائیں تو برائیاں بھی مٹ جاتی ہیں۔
- اگر دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کی جائے تو باہمی یقین اور تعاون کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **پردہ پوشی سے مراد ہے:**

(A) عیب چھپانا (B) عیب ظاہر کرنا (C) بڑھا چڑھا کر پیش کرنا (D) نصیحت کرنا

2۔ **دوسروں کے عیب چھپانے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ملے گا:**

(A) اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دیا جائے گا (B) اس کے رزق میں اضافہ کر دیا جائے گا

(C) اس کو سخی لکھ دیا جائے گا (D) اس کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا

3۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دوسروں کی اصلاح فرماتے:**

(A) نام لے کر (B) نام لیے بغیر (C) سختی فرما کر (D) مجمع میں اسے کھڑا کر کے

4۔ **دین اسلام میں منع کیا گیا ہے:**

(A) عیب تلاش کرنے سے (B) صلہ رحمی کرنے سے (C) سخاوت کرنے سے (D) میانہ روی اختیار کرنے سے

5۔ **جب انسان کے پاس کوئی خبر پہنچے تو اسے چاہیے کہ:**

(A) تصدیق کرے (B) تردید کرے (C) آگے پہنچائے (D) انکار کر دے

6۔ **پردہ پوشی کرنا صفت ہے:**

(A) اللہ تعالیٰ کی (B) فرشتوں کی (C) جنات کی (D) انسانوں کی

7۔ **قرآن مجید میں منع فرمایا گیا ہے:**

(A) سخاوت سے (B) جاسوسی سے (C) صلہ رحمی سے (D) میانہ روی سے

8۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے:**

(A) تصدیق کرنے کو (B) تردید کرنے کو (C) عیبوں پر ڈالنے کو (D) کنجوسی کرنے کو

9۔ **جو شخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے اللہ تعالیٰ اُس کے عیب چھپائے گا:**

(A) نیکی ہے (B) قیامت کے دن (C) ہجرت کے دن (D) آزادی کے دن

10۔ **پردہ پوشی صرف دوسرے شخص کے عیب کی ہی نہیں ہوتی بلکہ پردہ پوشی میں شامل ہے:**

(A) اپنے عیب چھپانا (B) اپنی غلطیاں چھپانا (C) اپنی اصلاح کرنا (D) جھوٹ بولنا

11۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا میری تمام اُمت کو معافی ملے گی سوائے اُن لوگوں کے:**

(A) جھوٹ بولنے والوں کے (B) فضول خرچی کرنے والوں کی

(C) کنجوسی کرنے والوں کی (D) اپنے گناہوں کے اعلان کرنے والوں کی

12۔ **اللہ تعالیٰ جس کے عیب تلاش کرتا ہے اُسے کر دیتا ہے:**

(A) غریب (B) مفلس (C) رسوا اور ذلیل (D) فقیر

13۔ **جب برائیوں کے تذکرے مٹ جائیں تو برائیاں بھی:**

(A) مٹ جاتی ہیں (B) بڑھ جاتی ہیں (C) پروان چڑھتی ہیں (D) فساد پھیلاتی ہیں

14۔ **جب برائی کی باتوں اور عیبوں کو اچھالا جائے تو برائیاں:**

(A) مٹ جاتی ہیں (B) بڑھ جاتی ہیں (C) پروان چڑھتی ہیں (D) فساد پھیلاتی ہیں

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

شکر و قناعت

8	7	6	5	4	3	2	1
A	A	D	B	A	D	A	A

امانت و دیانت

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
B	A	A	C	B	A	A	A	A	D

اخلاص و تقویٰ

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	A	C	B	A	D	B	A	B	B
20	19	18	17	16	15	14	13	12	11
D	B	A	A	B	C	D	A	C	B

پردہ پوشی

7	6	5	4	3	2	1
B	A	A	A	B	A	A
14	13	12	11	10	9	8
B	A	C	D	A	B	C

مشقی سوالات

.10 درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والے کا اجر برابر ہے:

(الف) روزے دار کے (ب) مجاہد کے (ج) مسافر کے (د) سخی کے

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے کفّارِ مکّہ کو امانتیں واپس لوٹائیں:

(الف) حضرت علی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (ب) حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ نے

(ج) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے (د) حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ نے

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تقویٰ ک اصل مقام قرار دیا:

(A) سوچ کو (B) دماغ کو (C) زبان کو (D) دل کو

(iv) پردہ پوشی جائز نہیں:

(الف) بے نمازی کی (ب) اجتماعی جرم کی (ج) گناہگار کی (د) منافق کی

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

4	3	2	1
B	D	A	A

.11 مختصر جواب دیں:

سوال10: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شکر گزاری کی ایک مثال تحریر کریں۔

جواب:

شکر گزاری کی مثال

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ شکر گزاری کا عملی پیکر تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی

آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ سے شکر اور قناعت کی مختلف صورتوں اور طریقوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جب بھی کوئی نعمت حاصل ہوئی تو آپ فوراً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

سوال11: بددیانتی اور دھوکا دہی کے کوئی سے دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب: **بددیانتی اور دھوکا دہی کے نقصانات**

بددیانتی اور دھوکا دہی سے انسانی معاشروں میں بداعتمادی اور انتشار جیسے منفی رجحانات فروغ پاتے ہیں اور انسان کی تخلیق کے مقاصد فوت ہو جاتے ہیں اور انسان نہ صرف اشرف المخلوقات کے عظیم مرتبے سے نیچے گر جاتا ہے، بلکہ جنت جیسی دائمی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

سوال12: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاص و تقویٰ کی ایک مثال تحریر کریں۔

جواب: **رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاص و تقویٰ کی مثال**

اہلِ مکہ نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مال و دولت اور سرداری کی پیش کش بھی کی۔ لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ان تمام چیزوں کو ٹھکرا دیا تو اہلِ مکہ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابو طالب سے کہا کہ وہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اسلام کی تبلیغ سے روکیں۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے اس بارے میں بات کی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن سے فرمایا:

”اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں، پھر بھی میں اپنا کام جاری رکھوں گا۔“

سوال13: پردہ پوشی کے حوالے سے دورِ حاضر میں میڈیا کی کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: **میڈیا کی ذمہ داری**

دورِ حاضر کے جدید میڈیا پر عموماً پردہ پوشی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ جو چیز انسان دیکھتا ہے اس کو بغیر تحقیق کے اور پردہ پوشی کی تعلیمات کو نظر انداز کرتے ہوئے فوراً دوسرے لوگوں اور گروپوں میں پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس طرح وہ دو طرح کے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ ایک گناہ جھوٹی خبر پھیلانے کا اور دوسرا گناہ دوسروں کے عیب اچھالنے کا۔ موبائل اور باہمی رابطہ کے جدید ذرائع پر پردہ پوشی کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ یہ چیزیں ہمارے لیے رحمت بنی رہیں، زحمت نہ بنیں۔

.12 تفصیلی جواب دیں:

سوال4: درج ذیل پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

(i) شکر و قناعت

(ii) امانت و دیانت

(iii) اخلاص و تقویٰ

(iv) پردہ پوشی

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

سرگرمیاں:

- نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اسوہ حسنہ میں پردہ پوشی سے سبق حاصل کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر کردار کشی کرنے کے گناہ اور نقصانات کے متعلق مذاکرہ کریں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کو نبیؐ کے اسوہ حسنہ سے سبق میں مذکور صفات کے حوالے سے واقعات سنائیں جو سبق میں شامل نہ ہوں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کو مناسب طریقہ سے سمجھائیں کہ وہ اپنے ماں باپ سے اپنے دل کی ہر بات کریں اگر کسی شخص کا رویہ یا میل جول انہیں مناسب نہ لگے تو اس کا تذکرہ بھی اپنے والدین سے کریں۔

بُری عادات سے اِجتناب
تکبُّر

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال1: درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

1. تکبر
2. حسد
3. جھوٹ
4. غیبت اور بہتان

جواب:

تکبر

تکبر:

انسان کا اپنے آپ کو افضل اور دوسروں کو حقیر سمجھنا تکبّر ہے۔ انسان کی باطنی بیماریوں میں تکبّر بہت بُری اور بڑی بیماری ہے۔

متکبر اور مغرور:

تکبر جیسی بیماری میں مبتلا شخص و متکبّر اور مغرور کہا جاتا ہے، اس طرح کا شخص گویا کہ خود کو دھوکا دے رہا ہوتا ہے۔

تکبر کی صورتیں:

تکبّر کی تین مختلف صورتیں ہیں

پہلی صورت:

سر فہرست اللہ تعالیٰ کے ساتھ خود کو شریک ٹھہرانا ہے، جیسے فرعون اور نمرود نے ربّ ہونے کا دعویٰ کیا۔

دوسری صورت:

دوسری صورت یہ ہے کہ انبیا کرام عَلَیْہِ السَّلَامْ ورسل کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھا جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کی گئی ان عظیم شخصیات سے بغض رکھا جائے، ان کی اطاعت و پیروی نہ کی جائے۔

اہلِ مکہ کا طریق:

جس طرح بعض اہلِ مکہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کا صرف اس لیے انکار کیا کہ بنوہاشم کے خاندان میں جناب عبداللہ کے گھر کا ایک یتیم بچہ بڑا ہو کر کس طرح نبوت کا دعوے دار ہو سکتا ہے؟ ان کا موقف تھا کہ نبوت کسی بڑے شہر میں کسی بڑے مال دار آدمی کا حق تھا۔

ارشادِ ربانی:

اس اعتراض کو قرآنِ مجید نے اس طرح بیان کیا ہے:

ترجمہ: اور وہ کہنے لگے یہ قرآن کیوں نہیں نازل ہوا (مکّہ اور طائف کی) دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر؟ (سُورَۃُ الزّخرف: 31)

تیسری صورت:

تکبّر کی تیسری صورت یہ ہے کہ دوسرے انسانوں کے مقابلہ میں خود کو بڑا تصوّر کیا جائے اور انسانی مساوات کے تصوّر کو بھی قبول نہ کیا جائے

تکبر کی وجوہات:

انسان کے اندر تکبّر بعض اوقات کثرتِ علم سے پیدا ہوتا ہے اور بعض اوقات عبادت و ریاضت، مال و دولت کی کثرت، حسب اور نسب پر فخر، عہدہ و منصب، کامیابی و کامرانی کے حصول، حسن و جمال اور طاقت و قوت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ تکبّر کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَایُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ط وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ

ترجمہ: وہ آخرت کا گھر ہے، جسے ہم نے بنایا ہے ان لوگوں کے لیے جو نہ زمین میں بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد اور نیک انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔
(سُوْرَۃُ القصص: 83)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہو گا، وہ جنّت میں داخل نہیں ہو گا۔ (صحیح مسلم:91)

تکبر کا اظہار:

غرور و تکبّر کی مختلف صورتیں ہیں، جیسے حق بات کا انکار کرنا، دوسروں کو حقیر جاننا اور زمین پر اکڑ اکڑ کر چلنا، کپڑے زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلنا، اپنے سے کم مال و دولت والے کے پاس بیٹھنے سے نفرت کرنا اور اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کو ناپسند کرنا۔

تکبر کا خاتمہ:

اس کے برعکس کسی کو سلام میں پہل کرنا، کسی شخص کی نصیحت کو قبول کرنا، غصہ نہ کرنا اور کسی کو حقیر نہ سمجھنا تکبّر کا خاتمہ کرتا ہے اور انسان کے دل میں عاجزی کے جذبات پیدا کرتا ہے۔

ابلیس کا تکبر:

اللہ تعالٰی نے جب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس نے انکار کیا اور اس کا انکار کی وجہ یہی تکبّر تھا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ ٭ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور تکبّر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

(سُوْرَۃُ الْبقرۃ: 34)

اخلاقی برائیاں:

متکبر انسان درج ذیل برائیوں میں مبتلا ہوتا ہے:

- انسان جب تکبّر میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اپنی جھوٹی انا کے تحفّظ کے لیے بُرے اخلاق کا سہارا لیتا ہے اور ایسا طریقہ اختیار کرتا ہے جو اس کی خود ساختہ عزّت کو بچا سکے۔
- اس نحوست کی وجہ سے انسان جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ اور دیگر اخلاقی برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔
- جس کی وجہ سے وہ انسانی معاشرے میں امن کی زندگی نہیں گزار سکتا۔
- ایسے شخص کو اطمینان قلب جیسی عظیم کیفیت سے محروم رہنا پڑتا ہے۔
- جس کی وجہ سے وہ انسانی معاشرے میں امن کی زندگی نہیں گزار سکتا، ایسے شخص کو اطمینان قلب جیسی عظیم کیفیت سے محروم رہنا پڑتا ہے۔
- لامحالہ اس کا انجام دنیا اور آخرت میں ذلیل ہونا ہوتا ہے۔
- متکبّر آدمی اپنے قریب بیٹھنے والوں سے نفرت کرتا ہے۔
- مریضوں اور بیماروں سے بھاگتا ہے۔
- آدمی گھر کے کام کاج میں حصہ نہیں لیتا۔

حاصلِ کلام:

اس بیماری سے محفوظ رہنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالٰی کی معرفت حاصل کرتے ہوئے اور انبیا کرام علیہم السلام کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے غرور و تکبّر سے باز رہیں، تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکیں اور ہمارا معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: تکبر کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب:

تکبر کا معنی و مفہوم

انسان کا اپنے آپ کو افضؔ اور دوسروں کو حقیر سمجھنا تکبّر ہے۔ انسان کی باطنی بیماریوں میں تکبّر بہت بُری اور بڑی بیماری ہے۔ اس بیماری میں مبتلا شخص و متکبّر اور مغرور کہا جاتا ہے، اس طرح کا شخص گویا کہ خود کو دھوکا دے رہا ہوتا ہے۔

سوال2: تکبر کی مذمت کے بارے میں اللہ تعالٰی کا ایک فرمان لکھیں۔

جواب:

تکبر کی مذمت

تکبر کی مذمت کے متعلق اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ ٭ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور تکبّر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

(سُوْرَۃُ الْبقرۃ: 34)

سوال3: تکبر کی کوئی سی دو صورتیں تحریر کریں۔

جواب:

تکبر کی صورتیں

تکبّر کی تین مختلف صورتوں میں سر فہرست اللہ تعالٰی کے ساتھ خود کو شریک ٹھہرانا ہے، جیسے فرعون اور نمرود نے ربّ ہونے کا دعویٰ کیا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ انبیا کرام عَلَیْہِ السَّلَامْ و رسل کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھا جائے اور اللہ تعالٰی کی طرف سے مبعوث کی گئی ان عظیم شخصیات سے بغض رکھا جائے، ان کی اطاعت و پیروی نہ کی جائے۔ جس طرح بعض اہلِ مکہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کا صرف اس لیے انکار کیا کہ بنو ہاشم کے خاندان میں جناب عبداللہ کے گھر ایک یتیم بچہ بڑا ہو کر کس طرح بوت کا دعوے دار ہو سکتا ہے؟ ان کا موقف تھا کہ نبوت کسی بڑے شہر میں کسی بڑے مال دار آدمی کا حق تھا۔

سوال4: کن اعمال سے تکبر کا خاتمہ ممکن ہے؟

جواب:

تکبر کا خاتمہ

تکبر کا خاتمہ درج ذیل اعمال سے ممکن ہے:

- سلام میں پہل کرنا
- کسی شخص کی نصیحت کو قبول کرنا
- غصہ نہ کرنا
- کسی کو حقیر نہ سمجھنا

سوال5: متکبر انسان کن اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے؟

جواب:

اخلاقی برائیوں

متکبر انسان درج ذیل اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے:

- جھوٹ
- غیبت
- گالی گلوچ
- اطمینانِ قلب سے محروم

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **تکبّر سے مراد ہے:**

(A) خود کو دوسروں سے افضل سمجھنا (B) کثرت سے مال خرچ کرنا

(C) تنہائی کو اختیار کرنا (D) دوسروں سے نفرت کرنا

2۔ **ابلیس نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامْ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا:**

(A) تکبّر کی وجہ سے (B) مال و دولت کی وجہ سے

(C) کثرتِ علم کی وجہ سے (D) فرشتوں کا سردار ہونے کی وجہ سے

3۔ **زمین پر اکڑ کر چلنا ایک صورت ہے:**

(A) تکبّر کی (B) عاجزی کی (C) صلہ رحمی کی (D) رواداری کی

4۔ **حدیثِ مبارک کے مطابق کون سا شخص جنّت میں داخل نہیں ہو گا؟**

(A) رائی کے دانے کے برابر تکبّر کرنے والا (B) گندم کے دانے کے برابر تکبّر کرنے والا

(C) جو کے دانے کے برابر تکبّر کرنے والا (D) چنے کی دانے کے برابر تکبّر کرنے والا

5۔ **متکبّر شخص محروم ہو جاتا ہے:**

(A) محنت سے (B) مال سے (C) نوکری سے (D) اطمینانِ قلب سے

6۔ **باطنی بیماریوں میں سب سے بڑی اور بُری بیماری ہے:**

(A) جھوٹ (B) تکبر (C) حسد (D) منافقت

7۔ **انبیا کرام عَلَيْہِ السَّلَامْ کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھنا تکبر کی صورت ہے:**

(A) پہلی صورت (B) دوسری صورت (C) تیسری صورتی (D) چوتھی صورت

حَسَدُ

حسد

معنی و مفہوم:

حَسَد سے مراد وہ کیفیت ہے، جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے۔

رشک:

لیکن اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کسی شخص کے پاس ہے، کاش میرے پاس بھی ہوتی تو اس کو رشک کرنا کہتے ہیں۔

ارشادِ ربانی:

قرآن وسنّت میں حسد کو پسند نہیں کیا گیا، رشک کی اجازت دی گئی ہے، حسد کرنے والوں کو حاسِد کہتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

ترجمہ: اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

(سُوْرَةُ الْفَلَق: 5)

ابلیس کا حسد:

سب سے پہلے ابلیس نے حضرت آدم عَلَيْہِ السَّلَامْ سے حسد کیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے باوجود حضرت آدم عَلَيْہِ السَّلَامْ کو سجدہ نہیں کیا۔

ابلیس کے پیروکار:

جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کے علم و فن، دولت و ثروت یا منصب سے حسد کرتا ہے وہ ابلیس کے پیروکاروں میں شمار ہوتا ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

”حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔“

(سنن ابی داوٗد: 4903)

قابلِ رشک آدمی:

رشک کرنا حرام نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور کسی کی اچھی عادت اور عمل کو رشک کی نگاہ سے دیکھنا جائز ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے رشک کے جائز ہونے کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

”رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا اور وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ کی راہ میں دن رات خرچ کرتا رہا۔“

(صحیح بخاری:7529)

حسد کی وجوہات:

حسد کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ حاسد خود محنت نہیں کرتا، اگر وہ محنت کرتا تو اس کے پاس بھی اللہ کی نعمتیں ہوتیں اور وہ حسد کی آگ میں نہ جلتا۔ دوسری وجہ دعا نہ کرنا ہے، اس کے علاوہ دشمنی کے جذبات، حُبِّ دنیا، ہر وقت مال اور عہدے کے لالچ میں مست رہنا، حسد کی بنیادی علامات ہیں۔ حسد کا تعلق دل سے ہے افعال سے نہیں ہے لہٰذا جو شخص کسی بھی مسلمان کی برائی چاہے، وہ حاسد ہے۔

حسد کے نقصانات:

حاسد اپنا سب سے بڑا نقصان یہ کر رہا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالٰی کی وہ نعمتیں جو اس نے انسان پر کی ہیں، ان کو ناپسند کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ہو رہا ہوتا ہے اور بعض اوقات انسان اس حد تک گر جاتا ہے کہ قتل وغارت پر بھی اتر آتا ہے۔ جس طرح قابیل نے حسد کرتے ہوئے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔ انسان جب اس طرح کی گھٹیا حرکت کرتا ہے تو دنیا و آخرت میں ناکام ہو جاتا ہے۔ معاشرے کو مثبت کی بجائے منفی جذبات اور عوامل کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ یوں اپنی تخلیق کا مقصد بھی کھو بیٹھتا ہے اور مایوسی کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے، جیسا کہ یہودِ مدینہ محض حسد کی وجہ سے رسولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے سے محروم رہے۔

محاسبہ:

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنا محاسبہ کریں۔ خصوصاً جب رات کو سونے کے لیے بستر پر جائیں تو پورے دن کا تجزیہ کریں کہ میں نے دل میں کسی شخص کے بارے میں حسد تو نہیں رکھا۔ اگر خود کو اس طرح کے جذبات کا مرتکب پائیں تو اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں توبہ اور استغفار کریں اور جس پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو دیکھیں، اس کے لیے خیر و برکت کی دعا کریں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا عمل:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر رات کو سونے سے پہلے حَسد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر سوتے تھے، آپ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس) اور آیت الکرسی پڑھتے اور اپنے ہاتھ پر پھونک مار کر پورے جسم پر مل لیتے تھے۔ (صحیح بخاری:5748)

حاصلِ کلام:

ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے حَسد سے بچیں، تاکہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں، جس پر اللہ تعالٰی کے فضل و کرم کو دیکھیں، اس کے لیے خیر و برکت کی دعا کریں، تاکہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: حسد کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: **حسد کا معنی و مفہوم**

حَسد سے مراد وہ کیفیت ہے، جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالٰی کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے۔

قرآن و سنّت میں حسد کو پسند نہیں کیا گیا، حسد کرنے والوں کو حاسِد کہتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

ترجمہ: اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔ (سُوْرَةُ الْفَلَق: 5)

سوال2: رشک اور حسد میں فرق لکھیں۔

جواب: **رشک اور حسد**

رشک:

اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کسی شخص کے پاس ہے، کاش میرے پاس بھی ہوتی تو اس کو رشک کرنا کہتے ہیں۔

حسد:

حَسد سے مراد وہ کیفیت ہے، جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے۔

سوال3: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حسد کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب:

حسد سے متعلق حدیث

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔"

(سنن ابی داؤد: 4903)

سوال4: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے رشک کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب:

رشک سے متعلق حدیث

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے رشک کے جائز ہونے کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

"رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا اور وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ کی راہ میں دن رات خرچ کرتا رہا۔"

(صحیح بخاری: 7529)

سوال5: حسد کے دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب:

حسد کے نقصانات

حسد کے درج ذیل نقصانات ہیں:

- حاسد اپنا سب سے بڑا نقصان یہ کر رہا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں جو اس نے انسان پر کی ہیں، ان کو ناپسند کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ہو رہا ہوتا ہے۔
- حسد میں بعض اوقات انسان اس حد تک گر جاتا ہے کہ قتل وغارت پر بھی اتر آتا ہے۔ جس طرح قابیل نے حسد کرتے ہوئے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔

سوال6: حسد کی دو وجوہات بیان کریں۔

جواب:

حسد کی وجوہات

حسد کی وجوہات درج ذیل ہیں:

- حاسد خود محنت نہیں کرتا
- دُعا نہ کرنا
- دشمنی کے جذبات
- حُبِّ دنیا (مال اور عہدے کے لالچ میں رہنا)

سوال7: سنت نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں حسد سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:

حسد سے بچنے کا طریقہ

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر رات کو سونے سے پہلے حسد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر سوتے تھے، آپ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس) اور آیت الکرسی پڑھتے اور اپنے ہاتھ پر پھونک مار کر پورے جسم پر مل لیتے تھے۔ (صحیح بخاری: 5748)

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ ابلیس نے کس سے حسد کیا؟

(A) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَامْ (B) حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامْ

(C) حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَامْ (D) حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَامْ

2۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے:

(A) آگ لکڑی کو (B) غصہ عقل کو (C) روشنی اندھیرے کو (D) بدی نیکی کو

3۔ **کائنات میں سب سے پہلے قتل کی وجہ ہے:**
(A) حسد (B) فضول خرچی (C) کنجوسی (D) غیبت

4۔ **یہودِ مدینہ کس وجہ سے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے سے محروم رہے؟**
(A) حسد (B) مال و دولت (C) غرور (D) کنجوسی

5۔ **حدیث مبارک کے مطابق جن دو لوگوں سے حسد کرنا جائز ہے:**
(A) قاضی اور بادشاہ (B) قاری اور سخی (C) تاجر اور ملازم (D) عالم اور شاعر

6۔ **حسد سے مراد وہ کیفیت ہے:**
(A) دوسرے سے وہ نعمت چھن جائے (B) کسی کو کمتر سمجھنا
(C) منافقت کرنا (D) غیبت کرنا

7۔ **حسد کرنے والے کو کہتے ہیں:**
(A) متکبر (B) حاسد (C) منافقت (D) کاذب

8۔ **نبی کریم نے رشک کے قابل آدمی بتائے ہیں:**
(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

9۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر رات کو سونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر سوتے تھے:**
(A) جھوٹ سے (B) تکبر سے (C) حسد سے (D) فتنہ

10۔ **حسد کا تعلق ہے:**
(A) دل سے (B) اعمال سے (C) کلام سے (D) روح سے

جھوٹ

جھوٹ

معنی و مفہوم:

جب انسان کسی بات کو اس کی حقیقت کے مطابق بیان کرے تو یہ سچائی ہے۔ حقیقت کو چھپانا اور سننے والے کو دھوکا دینا جھوٹ کہلاتا ہے۔ تمام مہذّب معاشروں اور آسمانی تعلیمات میں جھوٹ کو حرام قرار دیا گیا اور ہمیشہ سچ بولنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ

ترجمہ: اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔"

(سورۃ الحج: 30)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سچ بولنے والے مردوں اور سچ بولنے والی عورتوں سے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔

منافق کی نشانی:

ایک موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے منافقوں کی نشانیاں بیان فرمائیں، ان میں ایک نشانی یہ بھی تھی: جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

(صحیح بخاری: 33)

مومن کی نشانی:

ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا "کیا مومن بخیل ہو سکتا ہے؟" آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "ہاں ہو سکتا ہے۔" پھر انھوں نے پوچھا "کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے؟" آپ خَاتَمُ

النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا"ہاں ہو سکتا ہے" پھر انھوں نے پوچھا"کیا مومن جھوٹ ہو سکتا ہے؟" آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا"نہیں مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا"

(مؤطا امام مالک:1630)

جھوٹ کی مختلف صورتیں:

جھوٹ کی درج ذیل صورتیں ہیں:

- جھوٹ کا تعلق صرف زبان ہی سے نہیں ہے بلکہ تن درست انسان کا اپنی بیماری کی جھوٹی درخواست دینا،
- جعلی میڈیکل سرٹیفکیٹ (طبّی رپورٹ) بنوانا،
- جھوٹی سفارش کرنا،
- مذاق میں جھوٹ بولنا۔
- کسی پر جھوٹا مقدمہ بنا دینا۔
- کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے جھوٹ بولنا۔
- کسی کی غلط حاضری لگانا۔
- موبائل یا سوشل میڈیا کے ذریعے سے خلافِ واقعہ بات کی تشہیر کرنا

اور اس طرح کی دیگر تمام چیزیں جھوٹ میں داخل ہیں۔

صادق اور امین:

جھوٹ اتنی بری عادت ہے کہ اسلام سے پہلے جب لوگوں میں کی برائیاں موجود تھیں، اس کے باوجود وہ جھوٹ سے بچا کرتے تھے اور اسے بہت بری عادت سمجھتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اعلانِ نبوّت سے پہلے تجارت کیا کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تجارت میں اس قدر دیانت داری سے کام لیتے کہ اہلِ عرب آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو صادق اور امین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

ابو سفیان کی گواہی:

اہلِ مکہ جانتے تھے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیشہ سچ بولا، کبھی کسی کو دھوکا نہیں دیا اور کبھی کسی کے ساتھ خیانت نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ جب روم کے بادشاہ ہرقل نے ابو سفیان سے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں پوچھا کہ انھوں نے کبھی جھوٹ بولا ہے تو دشمن ہونے کے باوجود ابو سفیان نے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، کہا کہ وہ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طرزِ عمل:

اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جھوٹ سے شدید نفرت تھی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فیض یافتہ یہ لوگ جھوٹ سے کس قدر اجتناب کرتے تھے، اس کا اندازہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان سے ہو سکتا ہے، وہ فرماتے تھے:

وَاللہِ مَا کُنَّا نَکْذِبُ وَلَا نَدْرِیْ مَاالْکَذِبُ

ترجمہ: اللہ کی قسم! ہم کبھی جھوٹ نہ بولتے تھے اور ہمیں تو معلوم ہی نہ تھا کہ جھوٹ ہوتا کیا ہے۔

جھوٹ کے نقصانات:

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ کے چند نقصانات درج ذیل ہیں:

- اللہ تعالیٰ جھوٹے آدمی کی دعا قبول نہیں فرماتا اور نہ اس کے رزق میں برکت فرماتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والے کو نہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور نہ ہی لوگ پسند کرتے ہیں۔
- جھوٹ بولنے والا معاشرے میں اپنی عزت کھو دیتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔

- جھوٹ بولنے والے کو خود پر بھی اعتماد نہیں رہتا اور وہ اپنی نظر میں بھی گر جاتا ہے۔

سچ کا فائدہ:

سچ بولنے والے کو سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ:

- اسے دل کا سکون مل جاتا ہے۔
- لوگ اس کی عزّت کرتے ہیں
- اس کی بات پر اعتماد کرتے ہیں۔
- جھوٹ بولنے والے کو بعض اوقات وقتی فائدہ تو حاصل ہو سکتا ہے، لیکن اصل فائدہ اور ہمیشہ رہنے والا فائدہ سچ بولنے والے کو ہی ملتا ہے۔

حاصلِ کلام:

ہمیں ہمیشہ سچائی کی عادت اپنانی چاہیے۔ خاص طور سے اپنے ماں باپ سے تو ہر گز جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ جو بچے اپنے ماں باپ سے جھوٹ بولتے ہیں وہ زندگی میں غلطیاں کرتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ ہمیں اپنی زندگی کا یہ اصول بنانا چاہیے کہ ہمیشہ سچ بولیں اور سچ کا ساتھ دیں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: سچ اور جھوٹ میں کیا فرق ہے؟

جواب:

سچ اور جھوٹ میں فرق

سچ:

جب انسان کسی بات کو اس کی حقیقت کے مطابق بیان کرے تو یہ سچائی ہے۔

جھوٹ:

حقیقت کو چھپانا اور سننے والے کو دھوکا دینا جھوٹ کہلاتا ہے۔ تمام مہذّب معاشروں اور آسمانی تعلیمات میں جھوٹ کو حرام قرار دیا گیا اور ہمیشہ سچ بولنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سوال2: جھوٹ کی مذمت پر ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب:

آیت مبارکہ کا ترجمہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ

ترجمہ: اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔"

(سورۃ الحج:30)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سچ بولنے والے مردوں اور سچ بولنے والی عورتوں سے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔

سوال3: جھوٹ کی مذمت پر ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب:

حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ

ایک موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے منافقوں کی نشانیاں بیان فرمائیں، ان میں ایک نشانی یہ بھی تھی: جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (صحیح بخاری:33)

سوال4: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سچائی اور راست گوئی کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سچائی**

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اعلانِ نبوّت سے پہلے تجارت کیا کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تجارت میں اس قدر دیانت داری سے کام لیتے کہ اہل عرب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو صادق اور امین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

سوال5: جھوٹ کے کیا نقصانات ہیں؟

جواب: **جھوٹ کے نقصانات**

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ کے چند نقصانات درج ذیل ہیں:

- اللہ تعالیٰ جھوٹے آدمی کی دعا قبول نہیں فرماتا اور نہ اس کے رزق میں برکت فرماتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والے کو نہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور نہ ہی لوگ پسند کرتے ہیں۔
- جھوٹ بولنے والا معاشرے میں اپنی عزت کھو دیتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والے کو خود پر بھی اعتماد نہیں رہتا اور وہ اپنی نظر میں بھی گر جاتا ہے۔

سوال6: حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مومن کی کیا نشانی بتائی ہے؟

جواب: **مومن کی نشانی**

ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا "کیا مومن بخیل ہو سکتا ہے؟" آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "ہاں ہو سکتا ہے۔" پھر انھوں نے پوچھا "کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے؟" آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "ہاں ہو سکتا ہے" پھر انھوں نے پوچھا "کیا مومن جھوٹ ہو سکتا ہے؟" آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "نہیں مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا" (مؤطا امام مالک:1630)

سوال7: جھوٹ کی مختلف صورتیں بتائیں۔

جواب: **جھوٹ کی مختلف صورتیں**

جھوٹ کی درج ذیل صورتیں ہیں:

- جھوٹ کا تعلق صرف زبان ہی سے نہیں ہے بلکہ تن درست انسان کا اپنی بیماری کی جھوٹی درخواست دینا،
- جعلی میڈیکل سرٹیفکیٹ (طبّی رپورٹ) بنوانا،
- جھوٹی سفارش کرنا،
- مذاق میں جھوٹ بولنا۔
- کسی پر جھوٹا مقدمہ بنا دینا۔
- کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے جھوٹ بولنا۔
- کسی کی غلط حاضری لگانا۔
- موبائل یا سوشل میڈیا کے ذریعے سے خلافِ واقعہ بات کی تشہیر کرنا

اور اس طرح کی دیگر تمام چیزیں جھوٹ میں داخل ہیں۔

سوال8: اللہ تعالیٰ نے کن لوگوں سے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے؟

جواب: **مغفرت اور اجرِ عظیم**

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سچ بولنے والے مردوں اور سچ بولنے والی عورتوں سے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔

سوال9: ابوسفیان نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں ہرقل کے دربار میں کیا گواہی دی؟

جواب: **ابوسفیان کی گواہی**

اہل مکہ جانتے تھے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیشہ سچ بولا، کبھی کسی کو دھوکا نہیں دیا اور کبھی کسی کے ساتھ خیانت نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ جب روم کے بادشاہ ہرقل نے ابوسفیان سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں پوچھا کہ انھوں نے کبھی جھوٹ بولا ہے تو دشمن ہونے کے باوجود ابوسفیان نے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، کہا کہ وہ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔

سوال10: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جھوٹ کے متعلق کیا طرزِ عمل تھا؟

جواب: **صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طرزِ عمل**

اہل بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جھوٹ سے شدید نفرت تھی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فیض یافتہ یہ لوگ جھوٹ سے کس قدر اجتناب کرتے تھے، اس کا اندازہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان سے ہو سکتا ہے، وہ فرماتے تھے:

وَاللہِ مَا كُنَّا نَكْذِبُ وَلَا نَدْرِيْ مَاالْكَذِبُ

ترجمہ: اللہ کی قسم! ہم کبھی جھوٹ نہ بولتے تھے اور ہمیں تو معلوم ہی نہ تھا کہ جھوٹ ہوتا کیا ہے۔

سوال11: سچ بولنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: **سچ کا فائدہ**

سچ بولنے والے کو سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ:

- اسے دل کا سکون مل جاتا ہے۔
- لوگ اس کی عزّت کرتے ہیں
- اس کی بات پر اعتماد کرتے ہیں۔
- جھوٹ بولنے والے کو بعض اوقات وقتی فائدہ تو حاصل ہو سکتا ہے، لیکن اصل فائدہ اور ہمیشہ رہنے والا فائدہ سچ بولنے والے کو ہی ملتا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا جو:**
(A) سادہ لوح ہو (B) جھوٹا ہو (C) بزدل ہو (D) بخیل ہو

2۔ **منافق کی ایک نشانی ہے:**
(A) جھوٹ بولنا (B) سچ بولنا (C) کنجوسی کرنا (D) بغاوت کرنا

3۔ **سچائی راستہ دکھاتی ہے:**
(A) بادشاہت کا (B) اقتدار کا (C) محل کا (D) نیکی کا

4۔ **عرب کے لوگ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو لقب سے یاد کرتے تھے:**
(A) محبوبِ عالم (B) عالمِ دین (C) صادق و امین (D) ماہر تاجر

5۔ **تمام برائیوں کی جڑ ہے:**
(A) زیادہ بولنا (B) زیادہ کھانا (C) زیادہ سونا (D) جھوٹ بولنا

6۔ **جب انسان کسی بات کو اس کی حقیقت کے مطابق بیان کرے تو کہلاتا ہے:**
(A) سچائی (B) جھوٹ (C) دھوکا (D) حقیقت چھپانا

7۔ **حقیقت کو چھپانا اور سننے والے کو دھوکہ دینا کہلاتا ہے:**
(A) سچائی (B) جھوٹ (C) دھوکا (D) حقیقت چھپانا

8۔ اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے:

(A) جھوٹ بولنے والوں سے (B) منافقوں سے (C) سچ بولنے والوں سے (D) دھوکا دینے والوں سے

9۔ نیکی راستہ دکھاتی ہے:

(A) جنت کا (B) بادشاہت کا (C) اقتدار کا (D) دولت کا

10۔ جھوٹ کا تعلق صرف زبان سے ہی نہیں بلکہ:

(A) کامیابی سے ہے (B) عمل سے ہے (C) اقتدار سے ہے (D) دولت سے ہے

11۔ ہر قل کے دربار میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں گواہی دی:

(A) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (B) حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(C) ابوسفیان نے (D) ابوجہل نے

12۔ ہر قل بادشاہ تھا:

(A) ایران کا (B) عراق کا (C) عرب کا (D) روم کا

13۔ اللہ تعالیٰ کس آدمی کی دُعا قبول نہیں فرماتا:

(A) بخیل کی (B) منافق کی (C) جھوٹے کی (D) بے ایمان کی

14۔ جھوٹ بولنے والا محروم رہتا ہے:

(A) اللہ کی رحمت سے (B) اللہ کی دولت سے (C) اللہ کی نظر سے (D) اللہ کے کرم سے

15۔ دل کا سکون حاصل ہوتا ہے:

(A) مال و دولت سے (B) سچ بولنے سے (C) جاہ و جلال سے (D) عہدہ و مرتبہ سے

16۔ جو بچے اپنے ماں باپ سے جھوٹ بولتے ہیں:

(A) نقصان اُٹھاتے ہیں (B) کامیاب ہوتے ہیں (C) فائدے میں رہتے ہیں (D) دولت حاصل کرتے ہیں

غیبت اور بُہتان

غیبت اور بہتان

معنی و مفہوم:

غیبت اور بہتان کا معنیٰ ہے: کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنا۔ اگر وہ برائی اس میں موجود ہو تو اسے غیبت کہتے ہیں اور اگر وہ برائی اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔ بہتان غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔

طعنہ اور طنز:

کسی کے سامنے اس کی برائی بیان کرنے کو طعنہ اور طنز کہتے ہیں۔ کسی کو طعنہ دینا اور اس پر طنز کرنا بھی حرام ہے۔

بہتان کی سزا:

کسی پر جھوٹا الزام لگانا بھی بہتان ہے۔ اسے تہمت لگانا بھی کہتے ہیں۔ اسلام کے عدالتی نظام میں کسی پر تہمت لگانا بہت بڑا جرم ہے، تہمت لگانے والے پر اسی کوڑوں کی سزا نافذ ہوتی ہے۔

غیبت کی مختلف صورتیں:

کسی کی جسمانی یا عملی کمزوری، رنگ، نسل، خاندان یا پیشے کی بنیاد پر اسے طعنہ دینا یا اس کی غیبت کرنا سخت گناہ ہے۔ ہر انسان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ جب کسی کی جسمانی کمزوری یا رنگ و شکل کی بنیاد پر اس کی تحقیر کی جاتی ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کی تخلیق پر اعتراض کیا جارہا ہے۔

غیبت کی حرمت:

قرآنِ مجید میں غیبت کرنے اور طعنہ دینے والے کے لیے ہلاکت کا اعلان کیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ”ہر ایسے شخص کے لے ہلاکت ہے جو (آمنے سامنے) طعنہ دینے والا (اور پیٹھ پیچھے) عیب نکالنے والا ہو۔“

(سورۃ الھمزۃ:01)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں غیبت کو حرام قرار دیا ہے اور اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ”اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے پس اس سے تو تم (انتہائی) نفرت کرتے ہو۔“

(سورۃ الحجرات:12)

قرآن مجید میں سب سے زیادہ سخت مثال غیبت کی بیان کی گئی ہے، کیوں کہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں بہت سی اخلاقی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مطابق غیبت و بہتان کی حُرمت:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”مسلمانوں کی بدگوئی نہ کیا کرو نہ ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ جو ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرے گا، اور جس کے عیب اللہ تعالیٰ تلاش کرے گا اسے اس کے گھر کے اندر رسوا کر دے گا۔“ (سنن ابی داؤد:4880)

غیبت کرنے والوں کے لیے وعید:

ایک مرتبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ دو قبروں کے پاس سے گزرے، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ انھیں عذاب ہو رہا ہے، ان میں سے ایک کو تو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کہ پیشاب کرتے ہوئے پاکی کا خیال نہیں رکھتا تھا اور دوسرے کو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کیوں کہ وہ لوگوں کی غیبت کرتا تھا۔ (سنن ابن ماجہ:359)

غیبت کے نقصانات:

غیبت کرنا بزدل اور بے کار لوگوں کا شیوہ ہے۔ بہادر لوگ غیبت جیسے مرض سے دور رہتے ہیں۔

غیبت کرنے کے درج ذیل نقصانات ہیں:

- غیبت کرنے والے شخص کی شخصیت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہے۔
- وہ لوگوں کے جن عیبوں کا تذکرہ کر رہا ہوتا ہے، ایک دن خود بھی ان میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

غیبت سے بچنے کا طریقہ:

غیبت سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم زبان کی حفاظت کریں۔ ہمارے دل میں یہ یقین ہونا چاہیے کہ ہمیں قیامت کے دن اپنے ہر قول و فعل کا حساب دینا ہو گا۔ ہم جو لفظ بھی بولتے ہیں وہ محفوظ کر لیا جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ”وہ جو لفظ بھی بولتا ہے اس پر ایک نگران (لکھنے کے لیے) تیار رہتا ہے۔“ (سورۃ ق:18)

غیبت سے بچنے کے لیے ہمیں ایسے لوگوں کی صحبت سے دور رہنا چاہیے جو ہر وقت غیبت میں اور دوسروں کی برائیاں بیان کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔

غیبت کے معاشرتی نقصانات:

غیبت کے درج ذیل معاشرتی نقصانات ہیں:

- غیبت اور بہتان کی وجہ سے معاشرے میں کینے اور دشمنی کو فروغ ملتا ہے۔
- ایک دوسرے کے بارے میں دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔
- دورِ حاضر میں بہت سے لوگ غیبت کی خوف ناک آفت کی لپیٹ میں ہیں۔
- اس گناہ کی وجہ سے آج گھر میدانِ جنگ بنے ہوئے ہیں۔ خاندانوں، محلوں اور بازاروں میں نفرت کی منحوس دیواریں کھڑی ہو گئی ہیں۔

حاصل کلام:

ہمیں چاہیے کہ اس گناہ سے مکمل پرہیز کریں، نہ غیبت کریں اور نہ ہی سنیں۔ اس طرح ہمارا وقت بچے گا، ہمارا دل پر سکون رہے گا، دل میں دوسروں کے لیے نفرت کے جذبات پیدا نہیں ہوں گے اور ہم آخرت کے عذاب سے بھی محفوظ رہیں گے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: غیبت کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب: **غیبت کا معنی**

غیبت اور بہتان کا معنیٰ ہے: کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنا۔ اگر وہ برائی اس میں موجود ہو تو اسے غیبت کہتے ہیں۔

سوال2: بہتان کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب: **بہتان کا معنی**

اگر وہ برائی اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔ بہتان غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔

سوال3: غیبت اور بہتان کی حرمت پر ایک آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **آیت مبارکہ کا ترجمہ**

قرآنِ مجید میں غیبت کرنے اور طعنہ دینے والے کے لیے ہلاکت کا اعلان کیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "ہر ایسے شخص کے لیے ہلاکت ہے جو (آمنے سامنے) طعنہ دینے والا (اور پیٹھ پیچھے) عیب نکالنے والا ہو۔" (سورۃ الھمزۃ:01)

سوال4: غیبت اور بہتان کی حرمت پر ایک حدیثِ مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"مسلمانوں کی بدگوئی نہ کیا کرو نہ ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ جو ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرے گا، اور جس کے عیب اللہ تعالیٰ تلاش کرے گا اسے اس کے گھر کے اندر رسوا کر دے گا۔" (سنن ابی داؤد:4880)

سوال5: غیبت اور بہتان کے معاشرے پر دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب: **غیبت اور بہتان کے معاشرتی نقصانات**

غیبت کے درج ذیل معاشرتی نقصانات ہیں:

- غیبت اور بہتان کی وجہ سے معاشرے میں کینے اور دشمنی کو فروغ ملتا ہے۔
- ایک دوسرے کے بارے میں دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔
- دورِ حاضر میں بہت سے لوگ غیبت کی خوفناک آفت کی لپیٹ میں ہیں۔
- اس گناہ کی وجہ سے آج گھر میدانِ جنگ بنے ہوئے ہیں۔ خاندانوں، محلوں اور بازاروں میں نفرت کی منحوس دیواریں کھڑی ہو گئی ہیں۔

سوال6: طعنہ اور طنز سے کیا مراد ہے؟

جواب: **طعنہ اور طنز**

کسی کے سامنے اس کی برائی بیان کرنے کو طعنہ اور طنز کہتے ہیں۔ کسی کو طعنہ دینا اور اس پر طنز کرنا بھی حرام ہے۔

سوال7: غیبت کی حرمت کے بارے میں سورۃ الحجرات میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **سورۃ الحجرات میں ارشادِ ربانی**

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں غیبت کو حرام قرار دیا ہے اور اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے پس اس سے تو تم (انتہائی) نفرت کرتے ہو۔"

(سورۃ الحجرات:12)

قرآن مجید میں سب سے زیادہ سخت مثال غیبت کی بیان کی گئی ہے، کیوں کہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں بہت سی اخلاقی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

سوال8: غیبت کی مختلف صورتیں بیان کریں۔

جواب: **غیبت کی مختلف صورتیں**

کسی کی جسمانی یا عملی کمزوری، رنگ، نسل، خاندان یا پیشے کی بنیاد پر اسے طعنہ دینا یا اس کی غیبت کرنا سخت گناہ ہے۔ ہر انسان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ جب کسی کی جسمانی کمزوری یا رنگ و شکل کی بنیاد پر اس کی تحقیر کی جاتی ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کی تخلیق پر اعتراض کیا جا رہا ہے۔

سوال9: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غیبت کرنے والوں کے لیے کیا وعید بیان کی ہے؟

جواب: **غیبت کرنے والوں کے لیے وعید**

ایک مرتبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ دو قبروں کے پاس سے گزرے، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ انھیں عذاب ہو رہا ہے، ان میں سے ایک کو تو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کہ پیشاب کرتے ہوئے پاکی کا خیال نہیں رکھتا تھا اور دوسرے کو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کیوں کہ وہ لوگوں کی غیبت کرتا تھا۔

(سنن ابن ماجہ:359)

سوال10: غیبت سے بچنے کا طریقہ بیان کریں۔

جواب: **غیبت سے بچنے کا طریقہ**

غیبت سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم زبان کی حفاظت کریں۔ ہمارے دل میں یہ یقین ہونا چاہیے کہ ہمیں قیامت کے دن اپنے ہر قول و فعل کا حساب دینا ہوگا۔ ہم جو لفظ بھی بولتے ہیں وہ محفوظ کر لیا جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''وہ جو لفظ بھی بولتا ہے اس پر ایک نگران (لکھنے کے لیے) تیار رہتا ہے۔'' (سورۃ ق:18)

غیبت سے بچنے کے لیے ہمیں ایسے لوگوں کی صحبت سے دور رہنا چاہیے جو ہر وقت غیبت میں اور دوسروں کی برائیاں بیان کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ **کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنے کو کہتے ہیں:**
(A) غیبت (B) فتنہ و فساد (C) فضول خرچی (D) بے حیائی

2۔ **کسی کی سامنے اس کی برائی بیان کرنے کو کہتے ہیں:**
(A) تکبر اور غرور (B) طنز اور طعنہ (C) لاپروائی اور سستی (D) چغل خوری اور غیبت

3۔ **قرآنِ مجید میں مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے:**
(A) غیبت کو (B) جھوٹ کو (C) سود کو (D) تکبر کو

4۔ **دوسروں کے عیبوں کا تذکرہ کرنے والا مبتلا ہو جاتا ہے:**
(A) بیماریوں میں (B) انھی عیبوں میں (C) لالچ میں (D) تکبر میں

5۔ **غیبت اور بہتان کی وجہ سے دلوں میں پیدا ہوتی ہے:**
(A) حرص (B) لالچ (C) نفرت (D) میانہ روی

6۔ **غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے:**
(A) بہتان (B) طعنہ (C) جھوٹ (D) خیانت

7۔ **کسی پر جھوٹا الزام لگانا بھی ہے:**
(A) بہتان (B) طعنہ (C) جھوٹ (D) خیانت

8۔ **تہمت لگانے والے پر سزا نافذ ہوتی ہے:**
(A) 20 کوڑوں کی (B) 40 کوڑوں کی (C) 80 کوڑوں کی (D) 100 کوڑوں کی

9۔ قرآن مجید میں ہلاکت کا اعلان کیا گیا ہے:
(A) راست باز کے لیے (B) غیبت اور طعنہ باز کے لیے
(C) سخاوت کرنے والوں کے لیے (D) ایمان والوں کے لیے

10۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حرام قرار دیا ہے:
(A) بہتان کو (B) چغلی کو (C) غیبت کو (D) طنز کو

11۔ قرآن مجید میں سب سے زیادہ سخت مثال بیان کی گئی ہے:
(A) بہتان کی (B) چغلی کی (C) غیبت کی (D) طنز کی

12۔ غیبت کرنا کن لوگوں کا شیوہ ہے؟
(A) بہادر (B) بزدل (C) طاقت ور (D) امیر

13۔ غیبت سے بچنے کا طریقہ ہے کہ ہم حفاظت کریں:
(A) زبان کی (B) دل کی (C) دماغ کی (D) روح کی

14۔ وہ جو لفظ بھی بولتا ہے اس پر ایک تیار رہتا ہے:
(A) فرشتہ (B) نگران (C) جن (D) نبی

15۔ غیبت اور بہتان کی وجہ سے معاشرے میں فروغ ملتا ہے:
(A) امن کو (B) خوشحالی کو (C) دشمنی کو (D) سکون کو

﴿کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

تکبر

7	6	5	4	3	2	1
B	B	D	A	A	A	A

حسد

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	C	A	B	A	B	A	A	A	B

جھوٹ

8	7	6	5	4	3	2	1
C	B	A	D	C	B	A	B
16	15	14	13	12	11	10	9
A	B	A	C	D	C	B	D

غیبت اور بہتان

8	7	6	5	4	3	2	1
C	B	A	C	B	A	B	A
	15	14	13	12	11	10	9
	C	B	A	B	C	C	B

مشقی سوالات

1. درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) ابلیس نے کس سے حسد کیا؟

(الف) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَامْ (ب) حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامْ

(ج) حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَامْ (د) حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَامْ

(ii) یہودِ مدینہ کس وجہ سے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے سے محروم رہے؟

(الف) حسد (ب) مال و دولت (ج) غرور (د) کنجوسی

(iii) حدیث نبویؐ کے مطابق منافق کی ایک نشانی یہ بھی ہے:

(الف) جھوٹ بولنا (ب) سچ بولنا (ج) کنجوسی کرنا (د) بغاوت کرنا

(iv) قرآن مجید میں مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے:

(الف) غیبت کو (ب) جھوٹ کو (ج) سود کو (د) تکبر کو

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

4	3	2	1
A	A	A	A

2. مختصر جواب دیں:

سوال1: تکبر کے کوئی سے دو نقصانات بیان کریں۔

جواب:

تکبر کے نقصانات

تکبر کے درج ذیل نقصانات ہیں:

- تکبر کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق بنتا ہے کیونکہ تکبر اللہ کو سخت ناپسند ہے۔
- متکبر شخص دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے جس سے رشتے خراب ہو جاتے ہیں اور لوگ اس سے دور ہو جاتے ہیں۔
- تکبر کرنے والا شخص اپنی غلطیوں کو تسلیم نہیں کرتا جس کے نتیجہ میں وہ ہدایت سے محروم رہتا ہے۔
- تکبر انسان کو غرور اور خود پرستی میں مبتلا کر دیتا ہے جو اخلاقی گراوٹ کا سبب بنتا ہے۔

سوال2: رشک اور حسد میں فرق لکھیں۔

جواب:

رشک اور حسد

رشک:

اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کسی شخص کے پاس ہے، کاش میرے پاس بھی ہوتی تو اس کو رشک کرنا کہتے ہیں۔

حسد:

حَسَد سے مراد وہ کیفیت ہے، جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے۔

سوال3: جھوٹ کی چار مختلف صورتیں تحریر کریں۔

جواب:

جھوٹ کی مختلف صورتیں

جھوٹ کی درج ذیل صورتیں ہیں:

- جھوٹ کا تعلق صرف زبان ہی سے نہیں ہے بلکہ تن درست انسان کا اپنی بیماری کی جھوٹی درخواست دینا،
- جعلی میڈیکل سرٹیفکیٹ (طبّی رپورٹ) بنوانا،
- جھوٹی سفارش کرنا،

- مذاق میں جھوٹ بولنا۔
- کسی پر جھوٹا مقدمہ بنا دینا۔
- کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے جھوٹ بولنا۔
- کسی کی غلط حاضری لگانا۔
- موبائل یا سوشل میڈیا کے ذریعے سے خلافِ واقعہ بات کی تشہیر کرنا

اور اس طرح کی دیگر تمام چیزیں جھوٹ میں داخل ہیں۔

سوال4: غیبت اور بہتان باہمی تعلقات کی خرابی اور معاشرتی بگاڑ کی جڑ ہے وضاحت کریں۔

جواب: **غیبت کے معاشرتی نقصانات**

غیبت کے درج ذیل معاشرتی نقصانات ہیں:

- غیبت اور بہتان کی وجہ سے معاشرے میں کینے اور دشمنی کو فروغ ملتا ہے۔
- ایک دوسرے کے بارے میں دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔
- دورِ حاضر میں بہت سے لوگ غیبت کی خوف ناک آفت کی لپیٹ میں ہیں۔
- اس گناہ کی وجہ سے آج گھر میدانِ جنگ بنے ہوئے ہیں۔ خاندانوں، محلوں اور بازاروں میں نفرت کی منحوس دیواریں کھڑی ہوگئی ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ اس گناہ سے مکمل پرہیز کریں، نہ غیبت کریں اور نہ ہی سنیں۔ اس طرح ہمارا وقت بچے گا، ہمارا دل پر سکون رہے گا، دل میں دوسروں کے لیے نفرت کے جذبات پیدا نہیں ہوں گے اور ہم آخرت کے عذاب سے بھی محفوظ رہیں گے۔

.3 تفصیلی جواب دیں:

1۔ درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(i) تکبر

(ii) حسد

(iii) جھوٹ

(iv) غیبت اور بہتان

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

سر گرمیاں:

- تکبر، حسد، جھوٹ، غیبت اور بہتان کی ممانعت پر قرآنی آیات اور مستند احادیث مبارکہ مع ترجمہ چارٹ لکھ کر کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کو عملی زندگی سے مثالیں کہ تکبر، حسد، جھوٹ، غیبت اور بہتان سے بچتے ہوئے وہ کس طرح دوسروں کے ساتھ خلوص اور خیر خواہی رویہ اپنا سکتے ہیں۔

جادو، فال اور توہّم پرستی

تفصیلی سوالات

سوال1: جادو، فال اور توہّم پرستی کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **جادو، فال اور توہّم پرستی**

معنی و مفہوم:

توہم پرستی کا معنیٰ ہے: بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنا لینا۔ توہم پرستی کی ایک صورت بدشگونی بھی ہے۔ کسی چیز، دن یا مہینے کو بُرا سمجھنا بدشگونی کی مثالیں ہیں۔ فال وغیرہ کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی توہم پرستی ہی ہے۔

نفع اور نقصان کا اختیار:

ظاہری اسباب میں اثر پیدا کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ کسی چیز، دن یا مہینے کو منحوس سمجھنا بدشگونی ہے۔ بدشگونی اور توہم پرستی قابل مذمت ہے۔ اللہ تعالیٰ

کی مشیت کے بغیر کوئی بھی چیز انسان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ نفع و نقصان کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ جب وہ خیر پہنچانا چاہے تو کوئی شر نہیں پہنچا سکتا اور اگر وہ کوئی مصیبت نازل کر دے تو کوئی اسے دور نہیں کر سکتا۔

ارشاد باری تعالیٰ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ”اور اگر اللہ تمھیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور فرمانے والا نہیں اور اگر وہ تمھارے ساتھ خیر کا ارادہ فرمائے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں وہ اس (فضل) کو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے اور وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔“

(سورۃ یونس:107)

اسلام میں حرام:

انسان کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ اس کے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جو لوگ دین کے علم سے محروم ہیں وہ توہم پرستی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کسی انسان، جانور، دن یا مہینے کو منحوس سمجھنا جہالت اور توہم پرستی ہے۔ جو لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے ہیں وہ دراصل خام خیالی کا شکار ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں بھی لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے تھے۔ مستقبل کے حالات جاننے اور مستقبل کے کام بنانے کے لیے ستاروں کی چال، فال یا جادو ٹونے وغیرہ کا استعمال اسلام میں حرام ہے۔

استخارہ کی تعلیم:

مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کے لیے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے استخارہ کی تعلیم دی ہے۔ جس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کی دعا کی جائے۔

حدیثِ نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ:

اسلام نے جیسے توہم پرستی سے منع کیا ہے اسی طرح بدشگونی او بدفالی سے بھی منع کیا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”جو شخص نجومی کے پاس جائے، اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہ ہو گی۔“ (صحیح مسلم:5821)

نیک فال:

اسلامی تعلیمات میں بدشگونی کی اجازت نہیں ہے، یعنی کسی انسان، جانور، چیز یا وقت سے بدشگونی لینا درست نہیں ہے۔ البتہ نیک شگون یا نیک فال لینا درست ہے۔ انسان کو ہمیشہ پر امید رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”بدشگونی کی کوئی اصل نہیں البتہ نیک فال لینا کچھ برا نہیں ہے۔“ (صحیح بخاری:5754)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی کے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ الفاظ کہے:

”اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ“

ترجمہ: اے اللہ! آپ کی طرف سے نازل کی جانے والی خیر کے عالوہ کوئی خیر نہیں اور آپ کے شگون کے علاوہ کوئی شگون نہیں اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (مسند احمد:7045)

جادو کی حرمت:

جادو ایک حقیقت ہے، جس میں بعض اوقات دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے اور بعض اوقات لوگوں کی نظروں اور عقلوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ جادو گر چیزوں کی حقیقت کو نہیں بدلتا، البتہ خیال پر قبضہ کر لیتا ہے۔ اسلام میں جادو کرنے، کرانے کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے۔ جادو وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لیے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنے اور عجوہ کھجور کھانے کی تعلیم دی گئی ہے۔

نظر بد سے پناہ:

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں، جب یہ سورتیں نازل ہوئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان دونوں کو لے لیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔ (جامع ترمذی:2058)

جادو سے بچنے کا طریقہ:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔" (صحیح بخاری:5769)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"تباہ کر دینے والی چیز اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اس سے بچو اور جادو کرنے کرانے سے بھی بچو۔" (صحیح بخاری:5764)

حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر دم:

نبی کریم حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ دعا پڑھ کر دم فرمایا کرتے:

أُعِيْذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّہَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

ترجمہ: "میں تم دونوں کے لیے اللہ کے مکمل اور پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور ہلاک کرنے والی ہر زہریلی چیز اور نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔"

(جامع ترمذی:2060)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹوں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے لیے یہی دعا فرماتے تھے۔

معاشرتی نقصانات:

جادو، ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ بہت سی برائیوں کا شکار بن جاتا ہے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

- ایسے لوگ مسائل کی اصل جڑ تک پہنچنے کے بجائے غیر ضروری کاموں اور باتوں میں الجھے رہتے ہیں۔
- ایسے لوگ شاید وقتی فائدہ تو اٹھالیں لیکن بڑی بڑی کامیابیوں سے محروم رہتے ہیں۔
- توہم پرست لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے بعض اوقات معاشرے میں مذاق بن جاتے ہیں۔
- توہم پرستی اور خرافات کے شکار لوگ معاشرتی تعلقات میں توازن سے محروم رہتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے بدگمان رہتے ہیں۔
- جادو، ٹونے اور ستاروں کی چال کے ذریعے سے کام بنانے کے شوقین لوگ اپنے مال اور ایمان کا نقصان تو کرتے ہی ہیں، بعض اوقات اپنی جان اور صحت کا بھی نقصان کر بیٹھتے ہیں۔
- جاہل عاملوں اور شعبدہ باز لوگوں کے ہتھے چڑھ کر لوگ طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

حاصلِ کلام:

ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر کامل یقین رکھیں۔ مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے، حاجات پوری کرنے اور شر سے محفوظ رہنے کے لیے استغفار، صدقہ، نماز حاجت اور دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اس بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں روشن تعلیمات عطا فرمائی ہیں، ہمیں ان سے روشنی حاصل کرنی چاہیے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: توہم پرستی سے کیا مراد ہے؟

جواب: **توہم پرستی**

توہم پرستی کا معنیٰ ہے: بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنا لینا۔ توہم پرستی کی ایک صورت بدشگونی بھی ہے۔ کسی چیز، دن یا مہینے کو بُرا سمجھنا بدشگونی کی مثالیں ہیں۔ فال وغیرہ کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی توہم پرستی ہی ہے۔

سوال2: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کون سی دعا پڑھ کر حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر دم کیا کرتے تھے؟

جواب: **حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر دم**

نبی کریم حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ دعا پڑھ کر دم فرمایا کرتے:

أُعِيْذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّہَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

ترجمہ: "میں تم دونوں کے لیے اللہ کے مکمل اور پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور ہلاک کرنے والی ہر زہریلی چیز اور نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔"

(جامع ترمذی:2060)

سوال3: پُر امید رہنے اور نیک شگون کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: **نیک شگون**

نیک فال:

اسلامی تعلیمات میں بد شگونی کی اجازت نہیں ہے، یعنی کسی انسان، جانور، چیز یا وقت سے بد شگونی لینا درست نہیں ہے۔ البتہ نیک شگون یا نیک فال لینا درست ہے۔ انسان کو ہمیشہ پر امید رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"بد شگونی کی کوئی اصل نہیں البتہ نیک فال لینا کچھ بُرا نہیں ہے۔" (صحیح بخاری:5754)

سوال4: حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں جادو کا کیا علاج بیان کیا گیا ہے؟

جواب: **جادو کا علاج**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔" (صحیح بخاری:5769)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"تباہ کر دینے والی چیز اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اس سے بچو اور جادو کرنے کرانے سے بھی بچو۔" (صحیح بخاری:5764)

سوال5: حصولِ خیر اور حاجت روائی کے لیے ہمیں کن اعمال کو اخیار کرنا چاہیے؟

جواب: **حصولِ خیر اور حاجت روائی**

مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کے لیے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے استخارہ کی تعلیم دی ہے۔ جس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کی دُعا کی جائے۔ حاجات پوری کرنے اور شر سے محفوظ رہنے کے لیے استغفار، صدقہ، نمازِ حاجت اور دُعاؤں کا اہتمام کریں۔

سوال6: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کون سی دُعا تعلیم فرمائی ہے؟

جواب: **عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی کے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ الفاظ کہے:

"اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ"

ترجمہ: اے اللہ! آپ کی طرف سے نازل کی جانے والی خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں اور آپ کے شگون کے علاوہ کوئی شگون نہیں اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (مسند أحمد:7045)

سوال7: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نظرِ بد سے کیسے پناہ مانگا کرتے تھے؟

جواب: **نظرِ بد سے پناہ**

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جنات اور انسانوں کی نظرِ بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں، جب یہ سورتیں نازل ہوئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان دونوں کو لے لیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔ (جامع ترمذی:2058)

سوال8: جادو توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ کن برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے؟

جواب: **معاشرتی نقصانات**

جادو، ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ بہت سی برائیوں کا شکار بن جاتا ہے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

- ایسے لوگ مسائل کی اصل جڑ تک پہنچنے کے بجائے غیر ضروری کاموں اور باتوں میں الجھے رہتے ہیں۔
- ایسے لوگ شاید وقتی فائدہ تو اٹھالیں لیکن بڑی بڑی کامیابیوں سے محروم رہتے ہیں۔
- توہم پرست لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے بعض اوقات معاشرے میں مذاق بن جاتے ہیں۔
- توہم پرستی اور خرافات کے شکار لوگ معاشرتی تعلقات میں توازن سے محروم رہتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے بدگمان رہتے ہیں۔

سوال9: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جادو اور توہم پرستی کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ**

اسلام نے جیسے توہم پرستی سے منع کیا ہے اسی طرح بدشگونی اور بدفالی سے بھی منع کیا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جو شخص نجومی کے پاس جائے، اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہ ہوگی۔" (صحیح مسلم:5821)

سوال10: جادو اور توہم پرستی کے متعلق اللہ تعالیٰ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب: **ارشادِ ربانی**

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور اگر اللہ تمھیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور فرمانے والا نہیں اور اگر وہ تمھارے ساتھ خیر کا ارادہ فرمائے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں وہ اس (فضل) کو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے اور وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔"

(سورۃ یونس:107)

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ **کسی چیز، دن یا مہینے کو برا سمجھنا کہلاتا ہے:**
(A) بدشگونی (B) جادو (C) فال (D) علم نجوم

2۔ **انسان کو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے:**
(A) بداعمالیوں کے سبب سے (B) جادو کی وجہ سے (C) تیز رفتاری کے سبب سے (D) فال کے سبب سے

3۔ **عرب زمانہ جاہلیت میں جس مہینے کو منحوس سمجھتے تھے:**
(A) صفر (B) محرم (C) ذوالحجہ (D) ذوالقعدہ

4۔ **حدیث مبارک کے مطابق جس شخص کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہیں ہوتی:**
(A) قسمت کا حال پوچھنے والا (B) فضول خرچی کرنے والا (C) حوصلہ شکنی کرنے والا (D) مزدور کا حق رکھنے والا

5۔ **وہ کھجور جسے جادو کا علاج قرار دیا گیا ہے:**
(A) عنبر (B) عجوہ (C) مبروم (D) قلمی

6۔ **بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنا لینا کہلاتا ہے؟**
(A) بہتان (B) توہم پرستی (C) جادو (D) فال

7۔ **توہم پرستی کی ایک صورت ہے:**
(A) بہتان (B) بدشگونی (C) جادو (D) فال

8۔ **فال وغیرہ کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننا کی کوشش کرنا بھی کہلاتا ہے:**
(A) توہم پرستی (B) بدشگونی (C) جادو (D) فال

9۔ **ظاہری اسباب میں اثر پیدا کرنے والی ذات ہے:**
(A) اللہ کی (B) فرشتوں کی (C) جنات کی (D) انسانوں کی

10۔ **نفع اور نقصان کا اختیار ہے:**
(A) جنات کے پاس (B) اللہ تعالیٰ کے پاس (C) فرشتوں کے پاس (D) انسانوں کے پاس

11۔ **توہم پرستی میں مبتلا ہیں:**
(A) علم دین سے محروم لوگ (B) علم دنیا سے محروم لوگ (C) آخرت سے محروم لوگ (D) دولت سے محروم لوگ

LAST HOPE STUDY

12۔ اسلام میں حرام ہے:
(A) جادوٹونہ (B) استخارہ (C) دُعا (D) صدقہ

13۔ اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کے لیے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تعلیم دی ہے:
(A) جادوٹونہ (B) استخارہ (C) فال (D) ستاروں کی چال

14۔ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ معاملہ فرماتا ہے:
(A) اعمال کے مطابق (B) گمان کے مطابق (C) تقویٰ کے مطابق (D) ایمان کے مطابق

15۔ جادوگر چیزوں کی حقیقت کو نہیں بدلتا البتہ قبضہ کرلیتا ہے:
(A) دل پر (B) جذبات پر (C) خیال پر (D) روح پر

16۔ جادو وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لیے کون سی سورۃ پڑھنے کی تعلیم دی ہے؟
(A) سورۃ الفلق اور الناس (B) سورۃ الاخلاص (C) سورۃ الکوثر (D) سورۃ الفاتحہ

17۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جنات اور انسانوں سے پناہ مانگا کرتے تھے:
(A) جادو سے (B) نظرِ بد سے (C) بدشگونی سے (D) توہم پرستی سے

18۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کے والد ہیں:
(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام (B) حضرت نوح علیہ السلام (C) حضرت ادریس علیہ السلام (D) حضرت ابراہیم علیہ السلام

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	A	B	B	B	A	A	A	A
18	17	16	15	14	13	12	11	10
D	B	A	C	B	B	A	A	B

مشقی سوالات

1. درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) کسی چیز، دن یا مہینے کو بُرا سمجھنا کہلاتا ہے:
(A) بدشگونی (B) جادو (C) فال (D) علم نجوم

(ii) انسان کو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے:
(A) بداعمالیوں کے سبب سے (B) جادو کی وجہ سے (C) تیز رفتاری کے سبب سے (D) فال کے سبب سے

(iii) عرب زمانہ جاہلیت میں جس مہینے کو منحوس سمجھتے تھے:
(A) صفر (B) محرم (C) ذوالحجہ (D) ذوالقعدہ

(iv) حدیث مبارک کے مطابق جس شخص کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہیں ہوتی:
(A) قسمت کا حال پوچھنے والا (B) فضول خرچی کرنے والا (C) حوصلہ شکنی کرنے والا (D) مزدور کا حق رکھنے والا

(v) وہ کھجور جسے جادو کا علاج قرار دیا گیا ہے:
(A) عنبر (B) عجوہ (C) مبروم (D) قلمی

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
B	A	A	A	A

2. **مختصر جواب دیں:**

سوال1: توہم پرستی کی تین مختلف صورتیں بیان کریں؟

جواب: **توہم پرستی کی صورتیں**

توہم پرستی کا معنیٰ ہے: بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنالینا۔

- توہم پرستی کی ایک صورت بدشگونی بھی ہے۔ کسی چیز، دن یا مہینے کو بُرا سمجھنا بدشگونی کی مثالیں ہیں۔
- فال وغیرہ کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی توہم پرستی ہی ہے۔
- جادو

سوال2: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کون سی دعا پڑھ کر حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر دم کیا کرتے تھے؟

جواب: **حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر دم**

نبی کریم حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ دعا پڑھ کر دم فرمایا کرتے:

أُعِيْذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

ترجمہ: ”میں تم دونوں کے لیے اللہ کے مکمل اور پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور ہلاک کرنے والی ہر زہریلی چیز اور نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔“

(جامع ترمذی:2060)

سوال3: حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں جادو کا کیا علاج بیان کیا گیا ہے؟

جواب: **جادو کا علاج**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔“

(صحیح بخاری:5769)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”تباہ کر دینے والی چیز اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اس سے بچو اور جادو کرنے کرانے سے بھی بچو۔“

(صحیح بخاری:5764)

سوال4: توہم پرستی کے کوئی سے چار معاشرتی نقصانات تحریر کریں۔

جواب: **توہم پرستی کے نقصانات**

جادو، ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ بہت سی برائیوں کا شکار بن جاتا ہے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

- ایسے لوگ مسائل کی اصل جڑ تک پہنچنے کے بجائے غیر ضروری کاموں اور باتوں میں الجھے رہتے ہیں۔
- ایسے لوگ شاید وقتی فائدہ تو اٹھالیں لیکن بڑی بڑی کامیابیوں سے محروم رہتے ہیں۔
- توہم پرست لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے بعض اوقات معاشرے میں مذاق بن جاتے ہیں۔
- توہم پرستی اور خرافات کے شکار لوگ معاشرتی تعلقات میں توازن سے محروم رہتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے بدگمان رہتے ہیں۔

3. **تفصیلی جواب دیں:**

1۔ **جادو، فال اور توہم پرستی کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالیں۔**

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں:

- ستاروں اور فعال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی سے ہونے والے نقصانات پر کمرہ جماعت میں مذاکرہ کریں۔
- خاندانی اور معاشرتی تعلقات میں ستاروں اور فعال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی سے ہونے والی غلط فہمیوں کی فہرست بنائیں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کو استخارہ اور نمازِ حاجت مسنون طریقہ بتائیں اور حفاظت کے لیے صبح و شام کی دعائیں یاد کرنے کی ترغیب دیں۔